بسم الله الرحمن الرحيم

ارسال از
مرکز مطالعات
تحقیقات دبین الملل

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ

اور

اسلامی بیداری

تألیف

حجۃ الاسلام والمسلمین محمّد علی تسخیری

نام کتاب ______ امام خمینیؒ اور اسلامی بیداری

تألیف ______ حجۃ الاسلام والمسلمین محمد علی تسخیری

ترجمہ ______ جناب سید احتشام عباس زیدی

ناشر ______ سازمان فرہنگ ارتباطات اسلامی

ادارۂ ترجمہ و اشاعت

سال طبع ______ ربیع الثانی سنہ ۱۴۱۷ھ

تعداد ______ ۵۰۰۰

ISBN 964-6177-11-5

فہرست

● عرضِ ناشر ——— ۷
● پیش لفظ ——— ۸
● پہلا حصّہ : اسلامی تحریک و انقلاب کی کامیابی کے مضمرات ——— ۱۱
● اسلامی بیداری کی حقیقت ——— ۱۶
● اسلام کی معرفت وادراک ——— ۱۷
● ایمان ——— ۱۸
● مستقبل میں اسلامی امت کی بیداری پر ایمان ——— ۲۰
● اسلامی امت میں بیداری کی کرنیں اور اس کے نتائج ——— ۲۳
● وسیع پیمانہ پر اسلامی نقل وحرکت ——— ۲۵
● استعمار کے افسانوی پروپیگنڈوں کی کاٹ ——— ۲۶
● کامیابیوں کے عظیم جلوے ——— ۲۷
● دوسرا حصّہ : اسلامی بیداری کی سمت وجہت ——— ۳۳
● قیادت ورہبری کی صداقت ——— ۳۸

- ایثار و قربانی کی مسلسل حوصلہ افزائی ـــــــ ۳۹
- ابتدائی کامیابیوں پر مغرور نہ ہونا ـــــــ ۳۹
- دشمن کے پروپیگنڈوں میں نہ آنا ـــــــ ۳۹
- ایک مضبوط و مناسب ذریعہ ابلاغ کی ضرورت ـــــــ ۴۰
- وحدت کا تحفظ ـــــــ ۴۰
- اسلام کے ساتھ مطابقت کی سعی مسلسل ـــــــ ۴۱
- تزکیہ نفس اور اسلام کے تربیتی پروگرام ـــــــ ۴۲
- ذمہ داری کا احساس ـــــــ ۴۳
- اسلامی مناسبتوں کی یادیں منانا ـــــــ ۴۴
- اسلامی نظریات کی مسلسل ترویج ـــــــ ۴۴
- ملّت کے جذبات کو ابھارنا ـــــــ ۴۴
- کچھ ضروری باتیں ـــــــ ۴۷
- پہلی بات: بیداری اور شدّت پسندی ـــــــ ۴۷
- دوسری بات: بیداری اور تہمتیں ـــــــ ۴۹
- تیسری بات: اسلامی بیداری اور اس کو مہار کرنا ـــــــ ۴۹

بسمہ تعالیٰ

عرضِ ناشر

کتاب انسانی فکر کی ترسیل اور انسانی تہذیب و ثقافت کے ارتقائی خطوط کو مجسم کرنے میں امتیازی کردار ادا کرتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی فکر انسانی افکار کی ان بلند بام چوٹیوں میں سے ہے جو انسانوں کو اسلامی خصوصیات اور اس کے منابع و مآخذ سے آگاہ کرتی ہے اور ان کے سامنے زندگی کے حقائق کا وسیع تر نظریہ پیش کرتی ہے۔

اس حقیقت کو درک کرنے کے بعد خدائے علیؔ و قدیر پر بھروسہ کرتے ہوئے ہم نے بھی اپنی استطاعت و بضاعت کے بقدر اس عظیم کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ عظیم اسلام کی خدمت کی توفیق کرامت فرمائے۔ انہ السمیع المجیب

سازمان فرہنگ و ارتباطات اسلامی
ادارۂ ترجمہ و اشاعت

پیش لفظ

ایران کی سرزمین پر رونما ہونے والے اسلامی انقلاب سے مشرق و مغرب کی بڑی طاقتوں اور عالمی استکبار کو جس طرح شکست سے دوچار ہونا پڑا ہے اس کی نظیر تاریخ عالم میں صرف انبیاء و مرسلین کے الٰہی انقلابات میں نظر آتی ہے۔ یہ انقلاب اسلام کے نام سے رونما ہوا۔ اس نے اسلامی قدروں سے توانائی حاصل کی اور مشرق و مغرب کے بے اساس نظریات اور اقدار کا قلع قمع کر ڈالا۔

آج اس عظیم اسلامی انقلاب کی برکت اور اس کی ہیبت سے مشرقی طاقت اور مشرقی افکار کے تار و پود بکھر چکے ہیں اور وہ دن دور نہیں جب خود کو دنیا کا تنہا سپر پاور کہنے اور سمجھنے والا امریکی استکبار بھی پانی میں نمک کے مانند گھل کر آب آب ہو جائے اور پوری دنیا میں ایک پرچم توحید لہراتا نظر آئے۔

یہ الٰہی و اسلامی انقلاب اپنی ابتدا سے ہی ایرانی سرحدوں سے نکل کر دنیا کے گوشہ و کنار میں پھیلتا اور سیلاب کے مانند بڑھتا جا رہا ہے۔ فلسطین و

لبنان، افغانستان و بوسنی وغیرہ میں جہاں اس نے اپنی طاقت کا لوہا منوایا اور بڑی بڑی طاقتوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا وہاں یورپ اور امریکہ یعنی پورے مغرب میں نظریاتی طور پر دلوں کو تسخیر کرتا جارہا ہے اور روئے زمین پر توحید کا کلمہ پڑھنے والوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔

یہی وہ نکتہ ہے جس نے عالمی استعمار و استکبار کو لرزہ براندام کر رکھا ہے۔ اور اس الٰہی انقلاب سے دسیوں بار زک اٹھانے کے بعد وہ اس کوشش میں سرگرداں ہے کہ اسلامی انقلاب کو صرف ایرانی انقلاب ثابت کرے اور دنیا کے مسلمانوں خاص طور سے عرب ممالک کو یہ باور کرائے کہ یہ ایرانیوں کا انقلاب ہے خود اسلام میں اتنی توانائی نہیں ہے کہ وہ کوئی انقلاب برپا کر سکے۔ اس طرح وہ اپنے خیال خام میں اسلامی انقلاب کو ایران کی حدوں میں محبوس کرنا چاہتا ہے۔ جبکہ امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے نہ صرف اس کی اسلامی حیثیت پر تاکید کی ہے اور اسے سراسر اسلامی انقلاب قرار دیا ہے بلکہ اس کے افکار و نظریات کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے پر بھی زور دیا ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں:

"ہم سب مل کر اٹھے کہ اسلام کو یہاں زندہ کریں اور انشاء اللہ اس انقلاب کو ہر جگہ پھیلائیں گے" (سخنان امام ج ۱۵ ص ۳۱۷)

عالمی استکبار یہ اچھی طرح سمجھ چکا ہے کہ اگر یہ اسلامی انقلاب ساری دنیا میں پھیل گیا اور ساری دنیا کے مسلمان بلکہ ہر ملک کے عوام اگر اسلامی انقلاب کی حقیقت سے آشنا ہو گئے تو ایرانی عوام کی طرح جری طاقتور اور اپنے منافع کے محافظ ہو جائیں گے اور ہمارا وجود خاک میں مل کر رہ جائیگا لہٰذا وہ اپنی پروپیگنڈہ مشینریوں کے ذریعہ دنیا کے عمومی افکار کو انقلاب سے منحرف کرنے میں لگا ہوا ہے جبکہ امام خمینیؒ اپنے انقلابی موقف کا یوں اظہار فرماتے ہیں :

"ہم تمام اسلامی ملکوں کو اپنا سمجھتے ہیں. تمام اسلامی ممالک اپنی اپنی جگہ پر ہیں ہم چاہتے ہیں کہ جو کچھ ایران میں ہوا اور انہوں نے خود کو بڑی طاقتوں سے الگ کر لیا اور اپنے معدنی ذخیروں کو ان کے ہاتھوں سے محفوظ کر لیا یہ تمام قوموں اور تمام ملکوں میں ہو جائے، ہماری آرزو یہ ہے۔

انقلاب صادر کرنے سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ تمام قومیں بیدار ہو جائیں تمام حکومتیں بیدار ہو جائیں اور خود کو اپنی مشکلات اور اس غلامی سے نجات دیں"۔ (صحیفۂ امام ج ۱۵ ص ۲۱۷)

"امام خمینیؒ اور اسلامی بیداری" کے عنوان سے سازمان فرہنگ و ارتباطات اسلامی کے سرپرست حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین شیخ محمد علی تسخیری کی ایک مفید تحریر ہدیۂ ناظرین ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اس تحریر سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔

"ادارہ"

پہلا حصّہ

اسلامی تحریک و انقلاب کی کامیابی کے مضمرات

مذکورہ بالا موضوع جو ایک خوبصورت عنوان ہے اس پر کچھ کہنا اور لکھنا بہت ہی اہم اور ضروری ہے. کیونکہ اسلامی بیداری کا مسئلہ امتِ اسلام کا ایک اہم مسئلہ اور اس امت کی تاریخ کا ایک درخشاں باب شمار ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ اور کتنا اچھا ہو کہ ہم بیکار و بے ثمر مشکلات میں الجھانے کے بجائے ــــ جو ہمیں موجودہ حالات اور پیش نظر اہداف و مقاصد سے دور کر رہی ہیں ــــ اپنے زمانہ کے مسائل کا سیاسی اور ترقی یافتہ عقیدتی اور ثقافتی نقطۂ نظر سے جائزہ لیں ۔

میں نے امام خمینی رح کے افکار کی روشنی میں اس موضوع کا جائزہ لیتے ہوئے اسے تین زاویوں ــــ یعنی یہ بیداری کیا ہے، اس کے اسباب و علل کیا ہیں، اور (درپیش خطرات کے باوجود) اس راہ کو کیونکر جاری رکھا جا سکتا ہے ــــ سے دیکھنے کے ساتھ ہی ان تینوں زاویوں کو باہم ملانے والے اس ارتباطی نقطہ کو ظاہر کرنے اور اس کے عملی نتائج کو جن پر اس بحث کا دار و مدار ہے واضح کرنے کی کوشش کی ہے ۔

اصل موضوع کی طرف توجہ دینے سے پہلے میں اس موضوع کو واضح کرنے والے چند نکتوں کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں ۔

الف :

امام اگرچہ ایک عظیم شخصیت کے مالک تھے لیکن یہاں ان کی بزرگی و عظمت سے متعلق کچھ کہنا نہیں

چاہتا بلکہ میرا زیادہ تر مقصد اس زمانہ کے حقائق کے مقابل امام کے افکار و نظریات کے پہلوؤں کی نشاندہی کرنا، ان حقائق و واقعات میں تبدیلی سے متعلق ان کے منصوبوں، نیز خود ان منصوبوں کی اہمیت کا جائزہ لینا ہے اور یہ کہ مستقبل میں انھیں کیسے عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے تاکہ ہم اس ذریعہ سے مبارزات و مجاہدات میں ان کے طرز عمل اور روش کو اپنے لئے نمونہ عمل قرار دیں، دنیائے اسلام کے مختلف گوشہ و کنار میں اسلامی بیداری کے بیج بوئیں اور دنیا میں جہاں جہاں بھی مسلمان ہوں انھیں اس الٰہی صراط کی طرف بڑھنے پر آمادہ کریں۔

ب:

اس میں کوئی شک نہیں کہ امامؒ اسلامی معاشروں میں فکری و عملی بیداری کا اس کے تمام پہلوؤں کے ساتھ ایک کامل و جامع تصور رکھتے تھے، اس بات کو ہم ان کی تقریروں، موقفوں، تحریروں اور ان کے انقلابی منصوبوں میں بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ کوئی بھی امامؒ کے اقوال کو — جب سے انھوں نے اعلانیہ طور پر اپنے بیانات کی تشہیر شروع کی — اور ان کی کتابوں کو دیکھتا ہے، اسے ان میں ایک ہی انداز نظر آتا ہے۔ وہ ان کی تقریروں میں ایک طرف مشکلات کی گہرائیوں میں اترنے، انفرادی اور معاشرتی طور پر انسان کی تعمیر کرنے پر تاکید اور دوسری طرف ان مشکلات کے حل کی راہوں کو محسوس کرتا ہے۔

جو بھی امام کے موقفوں پر نگاہ ڈالتا ہے وہ ایسے ایسے اقدامات نظر آتے ہیں جو ایک دوسرے سے پیوستہ، پہلے سے طے شدہ اور زمانہ کے حالات سے ہم آہنگ ہیں۔ ان تمام موقفوں کو بیداری کے سلسلے آپس میں پرو دیتے تھے۔ اس یکجہتی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ ایک طرف امامؒ کے ان فیصلوں اور پالیسیوں کا مثبت اثر پورے ایرانی عوام کے دل و دماغ پر ہوتا تھا۔ اور دوسری طرف ان کا منفی اثر شہنشاہی نظام پر ہوتا تھا۔ اس طرح امامؒ کے دقیق اور مرتب منصوبوں کو واضح انداز میں دیکھا جا سکتا ہے۔ آپ نے ان واضح و روشن منصوبوں کو شروع سے آخر تک آگے بڑھایا۔

آپ نے اس انقلابی جوش جذبہ کو — اس عہد کے حالات و شرائط کے پس منظر میں مختلف مناسبتوں کے دوران ابھارا پھر اس انقلابی جذبہ کو دھماکہ خیز بنانے کے لئے — جس نے

دنیا کے تمام کمپیوٹری حساب کتاب کو بھی فیل کر کے رکھ دیا۔ ایک مرتب اور گہرا منصوبہ بنایا۔ اس کے بعد موجودہ تاریخ کا پرشکوہ اور عظیم انقلاب لے آئے اور ایران کی مسلمان قوم کو عالمی تسلط و غلامی کے پھندے سے ــ جس سے اب تک دنیا کی کوئی قوم آزاد نہیں ہو پائی ــ نجات دلادی اور یہ ایسے حالات میں ہے جب سبھی اس کے گواہ و شاہد ہیں کہ دنیا کی قومیں مشرق کی کھوکھلی بڑی طاقت (کمیونزم کے زوال) کے تسلط سے نکل کر ایک بلاک (سپر طاقت) کے چنگل میں گرفتار ہو گئی ہیں۔ ایسی طاقت جو دنیا کی تمام قوموں کو اپنے پنجے میں جکڑے لے رہی ہے۔

ج :۔

امامؒ انقلاب کو صادر کرنے کے اصول پر مکمل یمان رکھتے تھے اور یہ ایک ناقابل انکار بات ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے موجودہ تنقیدوں سے بچنے کے لئے اسے روکنے کی بھی کوششیں کی ہیں۔ لیکن انقلاب کو ایران سے باہر صادر کرنے سے امامؒ کی مراد وہ مسخ شدہ تصویر نہیں ہے جسے مغربی پروپیگنڈہ مشینریاں اچھال رہی ہیں دوسرے لفظوں میں انقلاب کو باہر منتقل کرنا اسلحوں اور فوجی بغاوتوں کے ذریعہ مقصود نہیں تھا۔ وہ ثقافتی اور جوش و ولولہ پیدا کرنے والے مسائل کے رواج اور پھیلاؤ پر زور دیتے رہتے تھے ۱۴۰۰ھ میں عید فطر کی مناسبت سے اسلامی سفراء کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

"ہم تمام اسلامی ملکوں کو اپنا سمجھتے ہیں۔ تمام اسلامی ممالک اپنی اپنی جگہ پر رہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جو کچھ ایران میں رونما ہوا اور انھوں نے خود کو بڑی طاقتوں سے الگ کر لیا اور اپنے معدنی ذخیروں کو ان کے ہاتھوں سے محفوظ کر لیا یہ تمام قوموں اور تمام ملکوں میں ہو جائے، ہماری آرزو یہ ہے،،

انقلاب صادر کرنے سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ تمام قومیں بیدار ہو جائیں، تمام حکومتیں بیدار ہو جائیں اور خود کو اپنے مشکلات و گرفتاریوں نیز اس زبردستی اور غلامی سے نجات دیں ہم سب مل کر اٹھے کہ اسلام کو یہاں زندہ کریں، اور انشاء اللہ انقلاب کو ہر جگہ پھیلائیں گے

لے۔ کتاب از سخنان امام، ج ۱۵ ص ۲۱

ہم سب باہم بھائی بھائی ہیں باہم دوست ہیں ہمیں امید ہے کہ ہم سب کاندھے سے کاندھا ملاکر جس سے جس قدر ہو سکتا ہے۔۔ یہ کام انجام دیں[1]،،

ہم جو یہ کہتے ہیں کہ اپنے انقلاب کو تمام اسلامی ملکوں بلکہ ان تمام ملکوں میں جہاں مستکبرین کمزوروں کے خلاف ہیں منتقل کرنا چاہتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ایسی صورت پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ (ان ملکوں کی) حکومت ایک ظالم اور آدم کش حکومت نہ ہو (ان ملکوں کی) قوم ایسی قوم نہ ہو جو حکومت کی مخالف ہو، ہم حکومتوں اور عوام کے درمیان صلح و آشتی اور میل جول پیدا کرنا چاہتے ہیں[2]۔

اس بنا پر انقلاب صادر کرنے کا مطلب (ایرانی انقلاب کا آئیڈیل اور نمونہ) صادر کرنا ہے اور اس کا مطلب خود ان مشترک خصوصیات یا ان خصوصیات کا صادر کرنا ہے جنہیں ایک علاقہ کی قید سے آزاد کر کے عالم اسلام کے گوشے گوشے میں پہنچایا اور رائج کیا جا سکے۔

اس سے ہم یہ نتیجہ حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ جب بھی امام خمینیؒ ایران کے اسلامی انقلاب اس کی خوبیوں خصوصیات اغراض و مقاصد نیز اس کے مشکلات کے بارے میں کچھ بیان کرتے ہیں تو درحقیقت وہ اسلامی آگاہی و بیداری کی سرگزشت ۔ اس کے مصادیق کے پیش نظر ۔ اور اس نمونہ و آئیڈیل سے متعلق جسے ایران میں عملی جامہ پہنایا گیا اظہار نظر کرتے ہیں، اس طرح وہ اسلامی بیداری کے سلسلے میں اپنا کلی نظریہ بیان فرماتے ہیں ورنہ انقلاب کو ملک کے باہر رائج کرنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ اسی بنا پر امام تاکید کرتے ہیں کہ انقلاب پر ضرب لگانے کے استعماری و استثماری منصوبے اصل میں اسلام اور اسلامی بیداری کی تحریک پر ضرب لگانے کے لئے ہیں اور ان کا مقصد دوسرے ملکوں میں اسلامی حکومت قائم کرنے کی مسلمان قوموں کی آرزوؤں اور تمناؤں کو کچل ڈالنا ہے آپ نے ۱۹۸۰ء کے خزاں کے موسم میں پاکستانی بھائیوں کے ایک گروہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"کیا آپ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ استعماری سازشوں اور منصوبوں کا مقصد صرف ایران کو ختم کرنا ہے؟ نہیں ان کا مقصد اسلام کو تباہ و نابود کرنا ہے یہ مسئلہ ایک ملک تک

۱۔ کتاب "از سخنان امام"، ج ۵، ص ۲۱۳

۲۔ صحیفۂ نور ج ۱۲، ص ۲۸۵

محدود نہیں ہے بلکہ تمام اسلامی ممالک کو اپنے حصار میں لئے ہوئے ہے۔[1]

اس بنا پر امام رہ حتی جب ایران کے اسلامی انقلاب اس کے عوامل اور نتائج کے بارے میں کچھ بیان فرماتے ہیں تو ہم سب کو چاہیئے کہ پوری دنیائے اسلام میں ان کی باتوں کو عام کریں۔

د:

اگر ہم کسی انسان کی شخصیت کو پہچاننا چاہیں تو ہمیں اس کی گفتار و کردار، ارادوں اور فیصلوں کا جائزہ لینا ہوگا تاکہ ان کی تحقیق اور اس کے معنی و مفہوم سے اطمینان حاصل کر لینے کے بعد اس کے تمام پہلوؤں سے آگاہ یا کسی نظریہ کے کامل اجزا سے آشنا ہو سکیں یہی وہ روش ہے جسے ہم کو کسی خاص مذہب کی پیدائش یا اس کو اپنانے یا پھر اسلام کے لئے ایک کلی نظام کی تحقیق و جستجو کے لئے اپنانا چاہیئے ہمیں اس شناخت کو اس مذہب کے نظری یا مفہومی متون یا اس مذہب کی بنیاد پر مبنی مختلف احکام یا ان احکام کی اساس پر موجود مد نظر نظام سے مختلف پہلوؤں کو تشکیل دیتے ہیں، دریافت کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد ان مختلف عملی احکام کی مطابقتوں کو مد نظر رکھنا چاہیئے جنھیں اسلام نے تسلیم کیا اور زندگی میں عملی شکل دی ہے اسی شیوہ اور روش سے ہم ان نظریہ ساز و نظریہ پرداز شخصیتوں کو بھی پہچان سکتے ہیں اور زندگی کے حقائق سے متعلق ان کے تمام نظریات سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ اور یہ وہی بات ہے جسے ہم اس عجولانہ تحقیق میں پیش کرنا چاہتے ہیں اور خداوند عالم سے توفیق کے طلب گار ہیں۔ مسلم طور پر یہ تحقیق اس راہ میں ایک چھوٹا قدم ہے اور اور وہ بھی اس امید کے ساتھ کہ اس موضوع سے متعلق کمیوں اور کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے دوسرے قدم بھی اٹھائے جائیں گے۔ اب ہم اصل مطلب کی طرف آتے ہیں۔

۲۔ اسلامی بیداری کی حقیقت

اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ہم اسلامی ڈھانچے سے متعلق ایک کلیت و جامعیت

1۔ سخنان امام ج ۱۵ ص ۲۴۶ و ۲۴۷

کے عنوان سے کچھ کہیں، لیکن اسلامی بیداری کی حقیقت کو درک کرنے کے لئے بنیادی طور پر ایک یاددہانی مفید واقع ہوگی۔

اسلام ایک عقیدہ کے طور پر ہستی، وجود، زندگی اور انسان کے مقابل نیز حال و مستقبل کی تاریخ کے آئینہ میں انسان کے سامنے ایک خاص نظریہ پیش کرتا ہے اس عقیدے سے کچھ مفاہیم وجود میں آتے ہیں جو وسیع پیمانہ پر ایک عملی بنیاد تشکیل دیتے ہیں انسانی احساسات و جذبات بھی جب عقیدہ اور زندگی کے مفاہیم کی اساس پر استوار ہوں تو ایک واضح و روشن راہ کی شکل اختیار کرلیتے ہیں. لیکن اگر اس ڈھانچہ میں نہ سمائیں تو اس کے برعکس غلط راہ پر چل نکلتے ہیں۔

اس مناسب زمینہ اور بنیاد کے بعد اسلام کے اس اجتماعی ڈھانچے کی باری آتی ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو اپنے دامن میں سمیٹ لے۔ اس بنیاد و اساس پر ایک واقعی بیدار و آگاہ مسلمان میں حسب ذیل خصوصیتیں پائی جاتی ہیں۔

اول: وہ اسلام کی ماہیت اور حقیقت کی گہری معرفت و پہچان رکھتا ہے۔

دوم: دین پر اس کا ایمان منطقی بنیاد پر ہوتا ہے۔

سوم: اسلام اس کے احساسات میں جگہ رکھتا ہے اور اس کے جذبات ان اصول سے کامل ہماہنگی رکھتے ہیں۔

چہارم: اسلام اس کی عملی و ذاتی زندگی میں جلوہ گر رہتا ہے۔

یہی مذکورہ بالا خصوصیات ہر بیدار و آگاہ مسلمان کو کمال کی منزلوں تک پہنچاتے ہیں۔

اسلام کی معرفت وادراک

اس عامل کے دو پہلو ہیں۔ ایک اسلام کے اصول اور نظریاتی ڈھانچے کا ادراک، دوسرے اس کا اجرائی پہلو و عملی ڈھانچہ اسلام کے طبیعی ادراک سے میرا مطلب مباح ضرورتوں کے خلاء کو پورا کرنے کے لئے اسلام کے بامقصد احکام کو سمجھنا یا وہی تعبیر جسے آیۃ اللہ شہید صدر نے "خالی علاقہ" کہا ہے (اسے کیونکر پر کیا جائے) اسلام نے اس خلاء کو پر کرنے کی ذمہ داری

اسلامی حاکم کے حوالے کر رکھی ہے تاکہ وہ اسے اسلام کے بلند مصالح کے پیش نظر نیز حالات کی روشنی میں اپنے حکم کے مطابق اسے پُر کرے۔

اس فہم و ادراک کا اعلیٰ ترین درجہ علم لدنی ـــ یعنی وہ باتیں جو براہ راست وحی ہوتی ہیں ـــ ہے اور اس کے بعد کا درجہ صحیح اور خالص اجتہاد کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔

ایمان

اس عامل کے کئی مرتبے ہیں اسی لئے مومنین کو ایمان لانے کی دعوت دی جاتی ہے۔ پھر اس کا درجہ بلند ہوتا ہے دوسرے لفظوں میں اس کا دائرہ وسیع ہو جاتا ہے اور ایمان ہستی کے مقابل ایک معین و مشخص راہ، زندگی کے تقاضوں، آرزوؤں، منزل مقصود اور راہ کے انتخاب کی نوعیت وغیرہ سب کو شامل ہو جاتا ہے۔

اگر ہم احساس اور جذباتی پہلو کی طرف دیکھیں تو یہی تسلسل ہمیں اس میں بھی نظر آتا ہے یہاں تک کہ وہ اس منزل تک پہنچتا ہے کہ عشق الٰہی بندوں کے تمام وجود کا احاطہ کر لیتا ہے۔ یہ عشق اس قدر بلند ہوتا ہے کہ جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا جو دبستان اسلام کی تربیت یافتہ ہیں (انہ رخداوند عالم ان کی رضا سے راضی اور ان کے غصہ سے غضبناک ہوتا ہے) فرماتی ہیں کہ "دین کل کا کل عشق میں تبدیل ہو جاتا ہے" اور بعض دوسری روایات میں آیا ہے کہ دین عشق کے علاوہ کچھ اور ہے ہی نہیں۔

اس بنا پر مومنین کو دعوت دی جاتی ہے کہ خالص عقلی ایمان کے مرحلہ سے آگے بڑھیں اور احساس و جذبات و محبت سے بھرے ہوئے خشوع و خضوع اور عمل کی منزل تک پہنچیں۔

خداوند عالم کا ارشاد ہے:

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ

لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

مِن قَبلُ فَطَالَ عَلَيهِمُ الاَمَدُ فَقَسَت قُلُوبُهُم " (حدید/١٦)

"کیا اس کا وقت نہیں آیا کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے دل خدا کی یاد سے اور جو کچھ حق کی طرف سے نازل ہوا ہے اس سے بھر جائیں (نرم ہو جائیں) اور وہ ان لوگوں کے مانند نہ ہوں جن پر پہلے کتاب نازل ہوئی تھی اور ایک عرصہ گزر جانے کے بعد ان کے دل سخت ہو گئے تھے "

آخر کار عمل کا مرحلہ آتا ہے جس کا فطری وطبعی نتیجہ احساس کی بیداری ہے کیونکہ انسانی ارادہ بڑی حد تک اس کے ذوق وشوق کا حاصل ہے۔ شخصیت کا سب سے شدید اور زیادہ بکھراؤ ان لوگوں کے یہاں پایا جاتا ہے جن کے کردار ان کے عقائد واحساسات اور جذبات سے ہم آہنگی نہیں رکھتے یہاں میں عرب شاعر فرزدق کے اس قول کی طرف اشارہ کرتا ہوں کہ جب فرزند رسول حضرت حسین ابن علیؑ نے اس سے اہل کوفہ کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے جواب میں کہا: ان کے دل آپ کے ساتھ ہیں اور ان کی تلواریں آپ کے خلاف "

حقیقت یہ ہے کہ عمل کے وجود میں نہ آنے کا طبیعی وفطری قرینہ یہ ہے کہ اصول عبث و بیکار ہیں۔ قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے:

"کیا تم نے اسے دیکھا ہے جو دین کو جھٹلاتا ہے۔ وہ وہی شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اس سے بے اعتنائی برتتا ہے اور مسکینوں کو سیر کرنے کے لئے کوئی اقدام نہیں کرتا " (سورۂ ماعون)

آگاہی وبیداری کی نشانیوں کو مشخص کرنے کے بعد اب ہم یہ تشخیص دے سکتے ہیں کہ کس زمانہ اور کس معاشرہ میں یہ بیداری وجود میں آتی ہے اور ایک چھوٹے سے دائرے میں محدود رہنے کے بجائے ایک اجتماعی وسماجی وجود کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ جی ہاں اگر یہ بیداری ایک وسیع انسانی حلقہ میں پیدا ہو جائے اور مسلمانوں کی اکثریت اس سے لگاؤ اور ہمدردی کا احساس کرے تو ایسے معاشرے میں اسلامی بیداری وجود میں آجائے گی۔

یہی وجہ ہے کہ ہماری اسلامی امت ایک طویل زمانہ سے خواب اور جمود کے عالم میں مبتلا ہے اور ایک طرح کی دردناک بے خبری وگمراہی کا شکار ہے جسے سوچ کر دل میں درد پیدا ہو جاتا ہے

صحیح اسلامی درک و فہم کم ہے اور فقط انفرادی سطح پر وہ بھی محدود بنیادوں پر نظر آتا ہے۔ اس بنا پر یہ بات فطری ہے کہ دل کو زندہ کرنے والی اسلامی تعلیمات عوام اور معاشرہ کی طبیعی اور مؤثر طور پر تعمیر کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ تفرقہ اور پھوٹ بھی تمام جہتوں سے مسلمانوں کے بکھراؤ اور انحطاط پر اپنا برا اثر ڈال رہی ہے لہذا وہ جتنی کے مقابل اپنے نظریہ میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہا ہے جبکہ اسلام یہ کوشش کرتا ہے کہ تمام موجودات کے مقابل اسے واحد و متحد نظریہ دے۔ یہ فرد شخصیتی جہات سے لے اسلامی و آسمانی احکام و قوانین سے لگاؤ اور ان کی پابندی یا کئی خداؤں کی پیروی النسل پرستی اور قوم پرستی وغیرہ کے درمیان حیران و سرگردان ہے یہ تمام مطالب و مفاہیم ہمیں امام خمینی کے اقوال میں نظر آتے ہیں۔ امام نے اپنے روشن و واضح اقوال میں بارہا تابناک مستقبل پر اپنے ایمان ظالموں کے خلاف قوموں اور ملتوں کی استقامت و مقاومت کے بہترین نتائج، ملت کی نجات کے سلسلہ میں اپنے مقاصد کی کامیابی کی وضاحت، اس بیداری کی حفاظت، پیش آنے والے خطروں اور دشمنوں کے حملوں سے آگاہی سے متعلق ذکر کیا کرتے تھے

۳۔ مستقبل میں اسلامی امت کی بیداری پر ایمان

ایک بات جس پر امام خمینیؒ اپنے اقوال میں زور دیا کرتے تھے اور سنجیدگی سے اس کی کوشش کرتے تھے کہ یہ بات لوگوں کے ذہنوں میں اتر جائے اور لوگ اس پر ایمان لے آئیں وہ مختلف معاشروں کے تابناک مستقبل اور اسلامی بیداری کا موضوع تھا۔ انھیں اس میں کوئی شک و شبہ نہیں تھا کہ اس بیداری کا آنے والا کل روشن و تابناک ہوگا۔ ظاہر ہے کہ کسی کام سے متعلق امید انسان کو اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے آگے بڑھاتی اور اس کے عزم و ارادے کو محکم کرتی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ امامؒ اکثر وعدہ الٰہی کو جس کے پورا ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے ایک قاعدہ کے عنوان سے یاد کرتے ہیں۔ اسلامی انقلاب کی کامیابی کے چند ماہ بعد آپ نے اسی مناسبت سے اپنی ایک تقریر میں فرمایا:

"خداوند عالم نے مستکبروں پر کمزوروں کی فتح و کامیابی کا وعدہ کیا ہے اور ان

مستضعفوں و کمزوروں کو روئے زمین پر امام قرار دے گا یہ الٰہی وعدہ نزدیک ہے اور ہمیں امید ہے کہ ہم اسے اپنی آنکھوں پورا ہوتے ہوئے دیکھیں گے[1]

ایک دوسری جگہ آپ اہل تحریک (لبنان) کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے ۱۹۸۰ء کے اواخر میں حتیٰ بڑی طاقتوں پر کامیابی کی پیشینگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جس مسئلہ کی میں تاکید آپ سے یاد دہانی کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ اس بات کو اپنے دماغ سے نکال دیں کہ بڑی طاقتوں سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر آپ لوگ چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں کیونکہ آپ کا ناصر و مددگار خدا ہے[2]"

ایک جگہ ہم دیکھتے ہیں کہ امام کمیونزم کے زوال اور عنقریب اس کے خاتمہ کی پیشینگوئی کرتے ہیں، اور یہ پیشینگوئی اس وقت کرتے ہیں جب روس کے زوال کا کہیں دور دور تک پتہ نہیں تھا۔ آپ نے ۱۹۸۹ء میں گورباچف کے نام وہ مشہور خط لکھا یہ خط ان معدودے چند خطوط میں سے ہے جو آپ نے دوسرے ملکوں کے رہبروں اور لیڈروں کو بھیجے ہیں۔ آپ اس خط میں پوری قاطعیت کے ساتھ فرماتے ہیں:

"بہتر ہے کہ اب آئندہ کمیونزم کے سلسلہ میں تحقیق تاریخ عالم کے میوزیم کے حوالے کردی جائے[3]"

یہ خط اس بات کی ایک عظیم سند ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ ایک سچا مومن خدا کی آنکھوں (نور) سے دیکھتا ہے اور خداوند عالم حقیقتوں کے نئے نئے افق اس کی نگاہوں کے سامنے کھول دیتا ہے

ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ امامؒ اسلامی جد و جہد اور قیام کے ارتقاء کے سلسلہ میں ہر جگہ ایمان کی تقویت پر زور دیتے ہیں اور ہمیشہ یہ خوشخبری دیتے نظر آتے ہیں کہ خداوند عالم کی نصرت و مدد سے اسلامی بیداری کا ارتقاء ہمارے لئے نئی نئی راہیں کھولے گا۔ آپ نے ۱۹۷۸ء میں پوری

---

[1] ۔ سخنان امام، ج ا ص ۲۴

[2] ۔ سخنان امام ج ۱۵ ص ۲۶

[3] ۔ مجلہ التوحید (عربی) شمارہ نمبر ۵۳ ص ۵

یونیورسٹیوں کے مسلمان طلبہ کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا:

"میں بڑھاپے اور اس خیال کے باوجود کہ اپنی آرزو کو نہیں پہنچ پایا، پورے اطمینان کے ساتھ یہ امید رکھتا ہوں کہ اس تحریک کے شعلے جو خدا کی نصرت سے گزشتہ چند برسوں میں بھڑکے ہیں اور جنھوں نے علما اور روشن خیال افراد کو ایک دوسرے سے نزدیک کیا ہے یوں ہی روشن رہیں گے"[۱]

امام خمینیؒ ۱۹۷۹ء میں اسلامی انقلاب اور اس کی کامیابی کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:

"مادی نظریات کے حامیوں نے جو حساب کتاب کر رکھا تھا اس کی بنا پر ممکن ہی نہیں کہ ایک اتنی بڑی طاقت جس کی پشت پناہ تمام طاقتیں تھیں، حتیٰ نام نہاد اسلامی حکومتیں بھی اس کی مددگار تھیں، ہار جائے، لیکن اسے ہار کا منہ دیکھنا پڑا"[۲]

آپ اپنی کتاب "ولایت فقیہ" میں لکھتے ہیں:

"اگر تم لوگ صحیح و نیک انسان ہوتے اور خدا کے حکم پر قیام کرتے تو دیکھتے کہ امور و معاملات کا عمل دخل تم سے متعلق ہو جاتا، تم ہی سے صادر ہوتا اور تم ہی تک پلٹتا اگر وہ حکومت وجود میں آتی جو اسلام چاہتا ہے تو دنیا کی موجودہ حکومتیں اس کے آگے ٹک نہیں سکتی تھیں اور وہ کسی کے سامنے نہیں جھکتی"[۳]

یوں ہی آپ نے ماہ مبارک رمضان ۱۳۹۵ہجری کو امریکہ اور کینیڈا کی یونیورسٹیوں کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"وہ روشن نقطہ جو زندگی کے آخری ایام میں میرے لئے امید افزا رہا ہے، یہی جوان نسل کی آگاہی اور ان کی بیداری ہے جس میں تیزی سے ترقی پیدا ہوتی جا رہی ہے اور انشاءاللہ اس کی مدد سے اپنے قطعی نتیجہ یعنی دشمنوں کی شکست اور

[۱] سخنان امام، ج ۶ ص ۲۸۹
[۲] سخنان امام ج ۵ ص ۶۶
[۳] سخنان امام ج ۱۰ ص ۳۱

اسلامی عدل و انصاف کے رواج تک پہنچ کر رہے گا۔[۱]

۱۹۶۲ء میں آپ نے ایک اطلاعیہ کے ذریعہ تمام ایرانی عوام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"آپ لوگوں کے پاس اس وقت ایک عظیم جوان طاقت ہے۔ ایسی طاقت کہ جس کے ذریعہ آپ اسلام اور اپنے ملک کو اوج کمال اور سربلندی تک پہنچا سکتے ہیں ظالموں کے ہاتھ اسلامی ملکوں اور اپنے ملک سے کاٹ سکتے ہیں۔ وہ طاقت کہ اگر حق کی راہ میں صرف ہو جائے اور خدائے لایزال کی قدرت سے ربط پیدا کرلے . . .
بیدار ہو جاؤ اور سونے والوں کو بیدار کرو۔ زندہ ہو جاؤ اور مُردوں کو نئی زندگی بخشو اور پرچم توحید کے سایہ میں سرخ و سیاہ استعمار کا قلع قمع کرنے کے لئے فداکاری کرو۔"[۲]

نیز ۱۹۷۹ء کی ابتدا میں پاکستانی افسروں سے ملاقات کے دوران فرمایا:

"مسلمان اٹھ کھڑے ہوں، اٹھیں اور اس ٹکراؤ میں کامیابی حاصل کریں اور وہ کامیاب ہو کر رہیں گے . . . مسلمانوں کے مقابلہ میں امریکہ ٹک نہیں سکتا۔"[۳]

اس طرح ہم دیکھتے ہیں امام پورے قلبی اطمینان و یقین کے ساتھ اسلامی بیداری کا مستقبل تابناک دیکھتے ہیں لہٰذا آپ پوری طاقت اور محکم منطق کے ساتھ فرزندان انقلاب کے اندر اس ایمان کو پروان چڑھانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

۴۔ اسلامی امت میں بیداری کی کرنیں اور اس کے نتائج

استعمار نے یہ کوشش کی کہ اسلامی بیداری کی گہرائی اور اسلامی اقوام و ملل میں اس کے پھیلاؤ کو نظرانداز کردیں۔ حتیٰ بعض رجعت پسندوں سے وابستہ لوگ یہ کوشش بھی کرتے ہیں کہ

۱۔ سخنان امام، ج۱۰ ص۶۹، کتاب "آوای انقلاب" ص۱۹۸

۲۔ سخنان امام ج۱ ص۷۵ اور کتاب "امام خمینی و جنبش" ص۱۹۸

۳۔ سخنان امام ج۵ ص۱۶۷

مسلمان قوموں میں اسلامی بیداری کا سرے سے ہی انکار کر جائیں۔ اس بات کی دلیل الجزائر میں ہونے والی اسلامی فکری کانفرنس تھی جس میں کھلم کھلا اس فکر کے خلاف زہر اگلنے کا اقدام کیا گیا۔ لیکن آخر ان کی سازش کھل گئی۔

امامؒ اس استکباری سازش کو ایک ایسا امر سمجھتے ہیں جس کا مسلمانوں کو عملی جواب دینا چاہئے آپ نے ۱۹۷۹ء کے اوائل میں الجزائر میں منعقد دنیا کی تحریک آزادی کی تنظیموں کے اجلاس کے پیام کے جواب میں لکھا:

"اے دنیا بھر کے مسلمانو! اور اے کمزور و اٹھو۔ اور اے انسانوں کے ناپیدا کنار سمندر و اٹھو اور موج کی شکل اپناؤ اور اپنی اسلامی قومی عزت ووقار کا دفاع کرو۔"[1]

لیکن ہمیں یہ پوچھنا چاہئے کہ یکینہ توزیاں اور حقیقت کو نظر انداز کرنے کی وجہ کیا ہے؟ دراصل یہ اس لئے ہے کہ عام طور سے عوام ان حقائق سے آگاہ نہ ہونے پائیں جو پیش آتے جارہے ہیں ورنہ اسلامی تحریک لکڑی کے انبار میں آگ کا کام کرے گی اور امام خمینیؒ کی بھی کوشش یہ تھی کہ اس سے زیادہ سے زیادہ عوام کو آگاہ کیا جائے۔ آپ نے ۱۹۸۱ء شہدا کے خاندانوں کے مجمع میں اپنی ایک تقریر میں اس کا اظہار فرمایا:

"یہ لوگ دیکھ رہے ہیں کہ پوری دنیا میں ۔ حتیٰ خود امریکہ کے سیاہ فاموں میں بھی ان کی نابودی کا زمزمہ بلند ہو رہا ہے انھوں نے دیکھ لیا کہ اسلام بھی ایک طاقت رکھتا ہے جو خود ہی آگے بڑھ رہا ہے، خود ہی لوگوں کو، دیندار گروہوں اور مظلوم جماعتوں کو باہم متحد کر رہا ہے اور انشاءاللہ اس متحدہ قیام واقدام کے ذریعہ دنیا کے مستضعف اور کمزور افراد بڑی طاقتوں کا جنازہ نکال دیں گے۔ یہ لوگ اس بات سے ڈرتے ہیں۔ ۔ ۔"[2]

اس طرح امام خمینیؒ اس تحریک کے مثبت نتائج سے لوگوں کو آگاہ کرتے تھے اور اس پر

---

[1] - سخنان امام ج ۵ ص ۱۶۷

[2] - سخنان امام ج ۱۵ ص ۲۲۱

زور دیا کرتے تھے۔

الف: وسیع پیمانہ پر اسلامی نقل و حرکت

ایک اہم مسئلہ جس پر امام زور دیا کرتے تھے اور جس کی طاقت و قدرت کا اظہار کرتے تھے وہ پوری دنیا میں مسلمانوں کے تحرک اور ان کی جد وجہد و فعالیت کا مسئلہ تھا۔ اس تحرک کا ایک نمونہ فلسطین کا عظیم اسلامی انقلاب ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ امام اس قضیہ پر ہمیشہ غور کیا کرتے تھے اور پروان چڑھانے کے لئے اپنی پوری توانائی کام میں لاتے تھے وہ اپنی عمر کے آخری لمحات تک اس کے وفادار رہے۔ آپ نے وصیت کی میری رحلت کے بعد بھی اس کام کو آگے بڑھایا جائے امامؒ نے اعلان کیا تھا کہ اسرائیل ایک کینسر کی گلٹی ہے جسے جڑ سے کاٹنا ضروری ہے اور مسلمان، امریکہ اور اسرائیل کی سخت مزاحمت کے باوجود فساد کے اس جرثومہ کو نابود کر سکتے ہیں۔ امامؒ جب یہ دیکھتے تھے کہ مسلمان، امریکہ اور اسرائیل کے مقابل اس قدر ہزیمت کا شکار ہو رہے ہیں اور قدم پیچھے ہٹا رہے ہیں تو انہیں بہت دکھ ہوتا تھا۔ امام خمینیؒ نے فلسطین کے عوام کی اسلامی بیداری سے بڑی امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں۔ وہ اس بات کے معتقد تھے کہ یہی فلسطین کے لئے تنہا راہ نجات ہے۔ فلسطین کے سلسلہ میں امام خمینیؒ کے اقوال کا دفتر بہت ضخیم ہے۔ ہم اس کا ایک مختصر سا حصہ بھی یہاں ذکر نہیں کر سکتے [۱]

امامؒ یوم قدس، کو یوم اسلام اور اسلامی حکومت کا دن ـــــ جو ایک روز پورے عالم اسلام کو اپنے دامن میں سمیٹ لے گا ـــــ نیز عالمی طاقتوں کی شکست، مسلمانوں کے حقوق کی بازیابی اور اسلامی بیداری جیسی حقیقت سے بڑی طاقتوں کی چشم پوشیوں کے عملی جواب کا دن سمجھتے

۱۔ اس موضوع پر بہت سی کتابیں تالیف ہو چکی ہیں منجملہ ان کے کلام امام کی ۱۹ ویں جلد ہے جو فلسطین اور صیہونزم کے عنوان سے امیر کبیر پبلکیشن سے شائع ہوئی ہے۔

۲۔ سخنان امام ج ۱۹ ص ۱۲۹

اس عظیم و وسیع تحریک کا ایک دوسرا عنوان ملحد ظالموں کے خلاف افغانستان کے مسلمان عوام کا قیام اور ان کی جدوجہد نیز مشرق کی بڑی طاقت کے خلاف، اس کے تمام جبروت و جلال کے باوجود ان کی مقاومت و پائیداری ہے افغانی مسلمانوں نے کسی اسلحہ کے بغیر صرف اپنی قوت ارادی کے ذریعہ یہ اقدام کیا امام خمینیؒ اس سلسلہ میں جمی کارٹر کو خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"بہتر ہے کہ کارٹر افغانستان سے عبرت حاصل کرے، وہاں کی حکومت کی حمایت روس کمیونسٹ پارٹیوں اور بائیں بازو کی جماعتوں کے ذریعہ ہو رہی ہے ۔ ۔ ۔ لیکن یہ سب مل کر بھی افغانستان کی مسلمان قوم کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے[1]

یوں ہی آپ نے ۱۴۰۰ھ کو بیت اللہ الحرام کے حاجیوں کو اپنے پیغام میں تحریر فرمایا :

"افغانستانی عوام نے روس کی بے شرمانہ جارحیت کا جواب دیا، افسانوی طاقت رکھنے والی قدرت عظیم فوج، غاصب حکومت اور خیانتکار پارٹی کی جارحیت افغانستان کے مسلمانوں نے اس کا جواب ایمان کی طاقت خدا پر بھروسہ اور اپنے نفس پر اعتماد کرتے ہوئے دیا۔ وہ بھی اس طرح سے کہ کہا جا سکتا ہے کہ آج روس اپنے ظالمانہ حملوں کی وجہ سے سرگردانی اور پشیمانی کا شکار ہے۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کس طرح خود کو نجات دے اور اپنی عزت بچائے "

ب :۔ استعمار کے افسانوی پروپیگنڈوں کی کاٹ

اسلامی بیداری کی ایک اور مثال مسائل کی حقیقت سے وسیع پیمانہ پر لوگوں کی سیاسی آگاہی اور ان افسانوی پروپیگنڈوں کی کاٹ کرنا ہے جنہیں استعمار نے پھیلانے کی کوشش کی تھی۔ منجملہ ان کے اسرائیل کے ناقابل شکست ہونے کا افسانہ، اس کا افسانہ کہ انسانیت کی

[1] ۔ از کتاب "رہبری و افغانستان"، ص ۷، از سخنان امام در اجتماع دانشجویان دانشکدہ الہیات در اواخر سال ۱۹۷۹ء ۔

کامیابی صرف ان دو راہوں سرمایہ داری اور سوشلزم میں ہی منحصر ہے اس کا افسانہ کہ دین افیون ہے، دینی رجحان اور انقلاب میں تضاد پایا جاتا ہے دنیا کا دو مشرقی ومغربی بلاکوں میں محدود ہو جانے کا افسانہ۔

"امام خمینیؒ اس صدی کے آٹھویں دہائی میں عالمی یوم قدس کی مناسبت سے اپنے پیغام میں فرماتے ہیں:

"کب تک مشرق ومغرب کے جھوٹے افسانے طاقتور مسلمانوں کو مسحور بنائے رہیں گے اور ان کے کھوکھلے پروپیگنڈہ بھونپو انھیں دہشت زدہ کئے رہیں گے"[1]

اور اسلامی انقلاب نے عملی طور سے اس افسانوی طلسم کو توڑ ڈالا۔

ج:۔ کامیابیوں کے عظیم جلوے

جو شخص بھی اسلامی معاشروں میں اسلامی بیداری کے جلوؤں اور ان کی نمود سے متعلق امام کے اقوال کا مطالعہ کرے تو اسے اس کی بہت سی مثالیں نظر آجائیں گی۔

● ایک کلی اور عمومی رجحان جو اسلام کی معرفت اور اس کے حیات آفرین پہلوؤں کے سلسلہ میں پیدا ہوا ہے وہ زندگی کے تمام اجتماعی وانفرادی امور میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی سمت ہر طبقہ کے انسانوں خاص طور سے نسل جوان کا قاطعانہ اور فیصلہ کن رجحان ہے۔ وہ لوگ اسلام کو امت کے پیش رو تمام دشواریوں اور مشکلات کا نجات دہندہ سمجھتے ہیں اور یہ اس صورت میں ہے جبکہ استعمار نے اس کی انتھک کوشش کی ہیں کہ یہ امت اسلام کو فراموش کر جائے۔

امام خمینی نے ۱۹۷۹ء میں سپاہ پاسداران کے کچھ جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"اسلام مٹ رہا تھا، لوگ اسلام کو منہدم کر رہے تھے، قرآن کو فوجی بوٹوں کے نیچے روند کر ختم کیا جا رہا تھا۔ تم ایرانی جوانوں کا قیام، ایرانی قوم کا قیام جو الٰہی قیام تھا

---

[1] سخنان امام ج ۱۵ ص ۳۲۱

الٰہی تحریک تھی، اس نے قرآن کو زندہ کردیا اسلام کو زندہ کر دیا اور اسلام کو نئی زندگی بخش دی،،[1]

● عالمی استکبار کی سازشوں سے متعلق آگاہی اسلامی امت کے درمیان پیدا ہوگئی اور انھیں یہ معلوم ہوگیا کہ عالمی استکبار مسلمانوں کی شخصیت اور ان کی حقیقت کو تباہ و برباد کرنے کے لئے مختلف سازشیں رچا کرتا ہے تاکہ انھیں دھوکا دے کر ان کا خون چوسے۔

● اسلامی قوموں کو اپنی قوت کا احساس ہوگیا اور انھیں یہ معلوم ہوگیا کہ وہ تاریخ کے کس مرحلہ میں زندگی بسر کر رہی ہے۔

● امت کے افراد کے درمیان احساسات وشعور کا ایک محکم رشتہ وجود میں آگیا آج مسلمان دنیا کے کونے کونے میں ایک دوسرے سے ہمدردی کا اظہار واحساس کرتے ہیں۔

● اسلامی عظمت وافتخار کو دوبارہ واپس لانے اور تمام روئے زمین پر ایک متحدہ عظیم اسلامی ملک وجود میں لانے کے سنجیدہ منصوبے مسلمانوں کے ذریعہ سامنے آچکے ہیں۔

● ان منصوبوں میں باہم فرق وتفاوت کے باوجود یہ سب باتیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ مسلمان اپنے مستقبل کی تعمیر میں کوشاں ہیں۔

● روز افزوں انقلابی جذبوں اور تحریکوں کا وجود میں آنا ان جذبوں نے بڑے بڑے چوروں اور لٹیروں کی پناہ گاہوں کو نابود کر دیا اور چھوٹے چھوٹے استعمار کے نوکروں کے تخت وتاج کو ہلا کر رکھ دیا اور بہت سے خائنوں کے چہروں سے نقاب کھینچ لی ہے یہ جذبہ حرارت عقیدہ وایمان کی راہ میں خشوع، ایثار اور فداکاری ہے جس کے مشعل بردار صدر اسلام میں پرچم اسلام کی سربلندی کے لئے جہاد کرنے والوں کے مانند ہیں۔ ایسا مسلمان دنیا و مافیہا کو اسلام جیسے عظیم مقصد کی راہ میں تج دیتا ہے۔

امام خمینی رہ ۱۹۸۰ء میں اپنے ایک پیغام میں ایرانی قوم کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں "مجھے واقعاً اس جوان نسل سے شرم آتی ہے جو میرے پاس آکر مجھ سے یہ

---

[1] ۔ سخنان امام، ج ۱ ص ۳۷

تقاضا کرتی ہے کہ ان کے شہید ہونے کے لئے دعا کروں[1]،،

وہ جوانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آپ لوگ اسلام کا ذخیرہ ہیں، یہ روحی انقلاب جو ہمارے جوانوں میں پیدا ہوا ہے یہ خدا کے ہاتھوں ہوا ہے[2]،،

دوسرے یہ کہ: معاشرہ میں عام طور سے اسلامی اخلاق سیکھنے کی طرف توجہ نیز طاغوتی علامتوں اور گناہوں سے دوری کا رجحان پیدا ہو گیا۔ اس سلسلہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ اسلامی پردہ اسلامی معاشروں کے جسم میں صحت مند خون کی طرح رواں دواں ہے یہ معاشرے اب عریانیت، شراب، جوا اور دوسری غلط عادتوں و حرکتوں سے نفرت کرنے لگے ہیں۔ یہ نفرت کا اظہار خود اسلامی زندگی کی علامت بن گیا ہے۔ مسلمان عورت بھی انقلابیوں کے آگے آگے چل پڑی ہے، یہاں تک کہ امام خمینیؒ ان خواتین کے بارے میں فرماتے ہیں:

"آپ خواتین ہی تھیں جنھوں نے انقلاب کی قیادت و رہبری کی ہے[3]،،

ان تمام باتوں نے دنیائے کفر کے سرخیلوں اور ان کے نوکروں کو وحشت زدہ کر دیا اور انھیں یقین ہو گیا کہ جس چیز کا ڈر تھا وہ وجود میں آچکی ہے انھیں ایک بار پھر قرآن کے بارے میں "گلاڈ سٹون،، کی بات یاد آئی۔ اس نے کہا تھا کہ قرآن مسلمانوں کا سب سے بڑا دفاعی محرک ہے۔ ساتھ ہی انھیں "دوگل،، کی وارننگ بھی یاد آئی کہ اس سوتے ہوئے دیو سے ہوشیار رہو جس کے بالوں کو بحر اطلس کی لہریں شانہ کر رہی ہیں اور بحر الکاہل جس کے قدموں کو دھو رہا ہے... وہ لوگ ان گزشتہ وارننگوں کو دہرانے لگے۔

ایک طرف امریکہ کے وزیر خارجہ اور دوسری طرف اسرائیل کے وزیر خارجہ اسلامی بیداری کے خطرہ کی وارننگ دے رہے ہیں۔ ساتھ ہی دو بڑی طاقتیں جو ایک دوسرے

---

[1] ۔ سخنان امام، ج ۶ ص ۱۰۶

[2] ۔ سخنان امام، ج ۱۰ ص ۱۳۹

[3] ۔ سخنان امام، ج ۶ ص ۷۷

کی دشمن ہیں ایک دوسرے سے ہاتھ ملا رہی ہیں تاکہ اس بیداری کے پھیلاؤ کا مقابلہ کریں۔ اور اس وقت اس بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے جوان کی کھوکھلی اور غلیظ تہذیب کے لئے خطرہ بنا ہوا ہے طرح طرح کے روز افزوں نقشے اور منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ بیداری ایسی مؤثر دوا ہے جوان کے خوابوں کو بکھیرے دے رہی ہے اور کوڑیوں کے مول ہاتھ آئے ہوئے ان کے منافعوں کو تباہ و برباد کر رہی ہے۔

استعمار نے گویا ایک رات ہی میں یہ سمجھ لیا کہ ان کے تمام شیطانی جال نیز اس امت کے قلب میں پیدا کی گئیں کینسر کی وہ تمام گلٹیاں، اور وہ تمام بت جو ہم نے اس امت کے لئے قرار دے رکھے تھے اور ہم اس سے قبل ان سے متعلق بڑی بڑی باتیں کہا کرتے تھے یہ سب نیست و نابود اور زمین بوس ہوتے جا رہے ہیں۔ یونہی ہی عیسائی مبلغ اپنی جگہ پر حیرت زدہ رہ گئے جب انھوں نے دیکھا کہ وہ بعض مسلمانوں سے حضرت عیسیٰ کے معجزات بیان کرتے ہیں تو وہ محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجتے ہیں!!

استعمار نے یہ سمجھ لیا کہ اس کی طاقتیں اور طاقتور بڑے اسلامی مجاہدوں کی تکبیر کی ہر آواز سے ٹوٹ پھوٹ رہے ہیں۔ اور جب اس نے یہ سمجھ لیا کہ زندانوں اور قید خانوں کی زنجیریں اسیر و قید مسلمان کی صدائے تکبیر اور اس کی الٰہی آواز سے لرزہ براندام ہو رہی ہیں تو وہ خوف زدہ ہو گیا۔

امام خمینیؒ ۱۹۷۹ء میں محروم و تنگدست افراد کے ایک گروہ سے ملاقات کے دوران ان سے فرماتے ہیں:

"آپ اگر خوب غور کیجیئے تو نظر آئے گا کہ بڑی طاقتوں کے سربراہ اضطراب و پریشانی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ یہ دیکھ کر ڈرتے ہیں کہ ایک گروہ خدا کے نام پر اور صرف خدا کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔ یہ ایک الٰہی نعمت ہے۔ اور ہم خداوند عالم کی ان مخفی نعمتوں کی عظمت

کو نہیں درک کر سکتے ۔۔ ۱ سخنان امام جلد ۱ صـ ۵

ان تمام باتوں کی طرف امام خمینیؒ نے اشارہ کیا اور انھیں دنیا والوں کے کانوں تک بار بار پہنچایا تاکہ امت کی سرشت میں عزّت و شرافت، اعتماد اور مستقبل کے لئے پرامیدی کے احساس کا بیج بو دیں اور مستکبروں کے دلوں میں خوف و ہراس پیدا کر دیں۔ کیونکہ خوف و ہراس کی فوج ناقابل شکست ہے۔ قرآن کریم کی آیتیں اس کے ذریعہ کفار کو شکست دینے کی ہمیں تعلیم دیتی ہیں۔

دوسرا حصہ

اسلامی بیداری کی سمت و جہت

پہلے حصہ میں موجودہ اسلامی بیداری کے اسباب و علل پر حضرت امام خمینی رضوان اللہ علیہ کے افادات کی روشنی میں بحث و گفتگو کرتے ہوئے نہایت ہی اختصار کے ساتھ، اسلامی تحریک و انقلاب کی کامیابی کے مضمرات کا جائزہ پیش کیا گیا تھا اور فاضل مؤلف نے کہا تھا کہ اس کامیابی میں الٰہی تائید، آگاہ و باخبر رہبری، فرض شناس علماء اور دانشوروں کی موجودگی اور ان کی تعلیم و تربیت، قوم کے اندر اصلاح و انقلاب کی ضرورت کا احساس اور آمادگی، حکام کی خود رائی و ستمگری اور سب سے بڑھ کر خود اسلامی اصول و افکار میں انقلاب کی قوت و صلاحیت کے موجود ہونے نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اب آپ اسلامی بیداری کو سمت و جہت بخشنے اور صحیح رخ پر لگانے سے متعلق بحث ملاحظہ فرمائیں۔

اسلامی بیداری کو سمت و جہت عطا کرنا

مختصر طور پر یوں کہنا چاہئے کہ ہمارے لئے یہ بیداری بزرگ ترین نعمتوں میں سے ہے

اور ہم کو خداوند عالم کی اس عظیم نعمت کا شکر ادا کرنا چاہئے شکر گزاری ان معنوں میں کہ ہم اس کے ساتھ اپنی ہم آہنگی کا ثبوت پیش کریں اس کو صحیح اور درست انداز میں درک کریں، اس کو زندہ رکھنے عمومیت دینے اور گیرائی عطا کرنے کی کوشش کریں کیونکہ ایک وسیع و عریض تبدیلی اور انقلاب عمومی بیداری پیدا کئے بغیر وجود میں نہیں آیا کرتا، دور اندیش و نکتہ سنج رہبر وہی ہے جو اپنی قوم و ملت کی حماسہ ساز و شعلہ انگیز بیداری و آگاہی کو ان کی عظیم آرزوؤں کی تکمیل اور خدمت میں استعمال کرے لیکن اگر انگارے راکھ میں تبدیل ہونے لگیں اور سکوت و خاموشی کا رجحان پیدا ہو تو یہ اس بیداری کی موت کا پیغام اور علامت بن جائے گی۔

بیداری و آگاہی کا شعلہ راہ میں حائل تمام رکاوٹوں کو کھائیاں پاٹ دینے والا پل قرار دے کر دشمنوں کی سازشوں کا رخ خود ان ہی کی جانب پلٹ دیا کرتا ہے اور ان رکاوٹوں اور مشکلوں سے خود اپنے نفس کا تزکیہ کرنے اور ہر طرح کے اسراف و زوائد اور آلودگیوں سے پاک ہو جانے کی راہ میں فائدے اٹھاتا ہے۔

ایک اہم حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہئے اور وہ یہ کہ ایمان ممکن ہے صرف ایک لمحہ کی بیداری میں آسانی سے حاصل ہو جائے لیکن اس کی حفاظت و بقا اس کے تقاضوں کی فراہمی کی کوشش و جستجو، درونی و بیرونی رکاوٹوں مشکلوں اور دشمنوں کی کاری ضربوں کے مقابلے میں ثبات و استقامت ایک دشوار امر ہے۔ شاید یہ دشواری وہی پوشیدہ راز ہو جس کی سورہ ہود کے بارہ میں پیغمبر کے قول میں ترجمانی کی گئی ہے کہ: سورہ ہود نے مجھ کو بوڑھا کر دیا کیونکہ اس سورہ میں ثبات و استقامت کا حکم دیتے ہوئے پیغمبرؐ سے خطاب ہوا ہے کہ:

"اے پیغمبر آپ اور آپ کے ساتھی کہ جنہوں نے توبہ کی ہے ویسے ہی جیسے کہ حکم ہوا ہے استقامت دکھائیے۔"

آپ اس بات کو اجتماعی بیداری کے ذریعہ وجود میں آنے والے ایک انقلاب پر منطبق کر سکتے ہیں کیونکہ ممکن ہے یہ ایک ایسی طوفانی موج اور ایک ایسا وسیع و عظیم انقلاب ہو کہ کوئی بھی بڑے سے بڑا طاغوت اس کا مقابلہ نہ کر سکے اور اس سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے بلکہ شاید ایک ایسی بجلی کی کڑک ہو جو بہت بڑے پیمانے پر بیداری کی لہر پیدا کر دے۔

لیکن اہم مسئلہ اس بیداری اور انقلاب کے ثمرات کی حفاظت و بقاء اور طوفان تھمنے کے بعد بھی اس کی حرکت کو برقرار رکھنا ہے کیونکہ ایسے مراحل میں دشمنوں کو اس سے مقابلے، سازش اور حیلہ و فتنہ گری کے مواقع فراہم ہو جاتے ہیں، اور یہ اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب بیداری و انقلاب کے بعض اسباب و عوامل اپنا کام کرنا بند کر دیں اور بعض عوامل موجودہ صورت حال کو اپنے فائدے اور خواہش کے مطابق نہ پا کر خود کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں اور یہ اتفاق ــــ اصولی طور پر ــــ ممکن ہے پیش آجائے۔

اسی بنیاد پر، وہ تمام آگاہ و باخبر قائدین اور تمام بیدار و آگاہ مسلمین کہ جو اپنے پروردگار سے اہل تقویٰ کی پیشوائی و رہنمائی کے خواہاں ہوتے ہیں، ان کا فرض ہے کہ اس بیداری کی حفاظت اور اس کو شعلہ ور رکھنے کی فکر و جستجو سرفہرست قرار دیں ورنہ وہ بہت بڑی خیانت کے مرتکب ہوں گے اور قوم و ملت کی آرزوؤں کی جانب سے رسوا کن کوتاہی کے ذمہ دار ٹھہرائے جائیں گے۔

ان کا فرض ہے اس علمی و فکری انقلابی پہیئے کو پوری قوت و طاقت کے ساتھ آگے بڑھائیں اور ظاہر ہے یہ مرحلہ اپنے وجود اور افکار و نظریات کو غیروں کی اسیری و مزدوری اور طاغوتوں کے پُرفریب جال سے آزاد و مستقل کر لینے کے بعد کا ہے کیونکہ پورے سماج اور اجتماع کی ممکنہ آزادی کے لئے خود اپنے آپ کو ہر طرح کی قید سے آزادی دلانا بنیادی شرط ہے۔

ان کو ملتوں کی رگوں کے اندر موجزن انقلابی احساسات کو تقویت پہنچانے میں ذرا بھی تساہلی اور درنگ سے کام نہیں لینا چاہئے کیونکہ اس کام میں ہر طرح کی سستی و کاہلی بلاشبہ پسپائی کا سبب بنے گی، جب میں انقلاب کی بات کرتا ہوں تو اس سے میری مراد روزافزوں پیدا ہوتے والی وہ فطری تبدیلیاں ہوتی ہیں کہ جن میں انسانی عقیدے اور مفاہیم اس کے جذبات و احساسات اور افکار و کردار کے ساتھ ملتے اور جڑتے ہیں۔

امام خمینیؒ نے اس مفہوم کی طرف اشارہ کیا ہے اور وہ روشیں اور منصوبے کہ جن کا وجود انقلابی میدان میں مددگار رہتا ہے۔ اور اس کے انقلابی شعلوں کو فروزاں رکھتا ہے بیان کئے ہیں۔ آپ نے عالمی روز قدس ۱۴۰۱ھ کی مناسبت سے جاری کئے جانے والے اپنے ایک پیغام میں فرمایا ہے:

"یہ شریف قوم جس نے ایسا عظیم انقلاب برپا کیا ہے، اس کا فرض ہے کہ اس کو باقی رکھنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرے اور اقامۂ عدل الٰہی کے میدان میں اپنی موجودگی اعلیٰ سے اعلیٰ انداز میں ثبت کرے، میرے عزیزوں کو جاننا چاہیئے کہ انقلاب کی اہمیت و ارزش جتنا زیادہ ہوتی ہے اس کے تحقق کی راہ میں قربانی اس سے زیادہ اہم اور زیادہ لازم ہے"[1]

امام خمینی قدس سرہ اضافہ فرماتے ہیں :

"کچھ ایسے لوگ جو چاہتے ہیں کہ یہ اسلامی تحریک اور یہ الٰہی انقلاب بے ثمر ہو کر رہ جائے، کبھی کہتے ہیں کہ اب عوام کے جوش ٹھنڈے پڑ چکے ہیں اوائل انقلاب میں لوگوں کے اندر زیادہ جوش و خروش تھا لیکن اب ایسا نہیں ہے اور یہ قوم کے درمیان زہر افشانی ہے، جو عمارت راہ خدا میں کھڑی کی گئی ہو فی سبیل اللہ اسی طرح استوار رہے گی"[2]

تہران میں سترہ شہریور[3] کے قتل عام کی مناسبت سے اپنے بیان میں امام خمینیؒ ارشاد فرماتے ہیں :

"سترہ شہریور سے آج تک، اس کی پُرافتخار سالانہ یادگار میں۔ ایران کی انقلابی قوم کے آہنیں عزم و ارادہ میں قطعی سستی و لاپرواہی دیکھنے میں نہیں آئی بلکہ ہر واقعے اور ہر حادثے نے اس کو اور زیادہ مصمّم اور متحّد و ہم آہنگ کیا ہے"[4]

حضرت امام خمینی نے اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد اپنی بعض تقاریر میں بھی اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے :

"اگر شخصی اغراض و مقاصد نے ہم پر جادو چلایا تو شیاطین ہماری کمینگاہوں میں جگہ بنالیں گے کیونکہ اب بھی ان کی امید قطع نہیں ہوئی ہے ۔۔ اگر ہم کمزور ہو جائیں متحد نہ رہیں اپنی وحدت

۱۔ کتاب "سخنان امامؒ" جلد: ۱ صفحہ ۳۶۱ ، ۲۔ ایضاً ص ۳۶۲

۳۔ ۱۷ شہریور ۱۳۵۷ھ ش مطابق ۸ ستمبر ۱۹۷۸ء ۔ ۴۔ کتاب سخنان امامؒ ، جلد ۱ ص ۳۶۵

کو محفوظ نہ رکھیں تو وہ ہم کو ہماری پہلی صورت حال پر واپس پہنچادیں گے،،[1]

اسی زمانہ میں آپ نے فرمایا تھا:

"ہم پر ذمہ داری ہے کہ اس تحریک کو باقی رکھنے کے لیئے اس کی حفاظت کریں تاکہ تمام معنوں میں اسلامی جمہوری حکومت وجود میں آجائے،،[2]

امام خمینی طاب ثراہ نے اس سلسلہ میں بہت سے طریقوں کی تاکید کے ساتھ نشاندہی کی ہے ان میں سے چند موارد کا ہم یہاں ذکر کر رہے ہیں۔

(الف) قیادت و رہبری کی صداقت

جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے امام خمینی اس خصوصیت کا بڑی تاکید کے ساتھ ذکر کرتے تھے اور علماء سے کہا کرتے تھے کہ اس کو باقی رکھیں اور خود بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(ب) ایثار و قربانی کی مسلسل حوصلہ افزائی

امام خمینی رضوان اللہ علیہ ایران عراق جنگ کے دوران ملت ایران کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مجھے شیطانی فوجوں کے خلاف محاذ جنگ سے پرشکوہ خبریں موصول ہوئی ہیں میرا قلم میرے جذبات واحساسات کی ترجمانی سے قاصر ہے میں یہیں سے مجاہدین اسلام کے ہاتھ اور بازؤں کو بوسہ دیتا ہوں اس لئے کہ خدا کا ہاتھ ان کے ساتھ ہے اور مجھ کو اس بوسہ زنی میں فخر و انبساط کا احساس ہو رہا ہے،،[3]

آپ مزید فرماتے ہیں:

---

[1] "سخنان امام" ج ۱ ص ۲۹۶، [2] ایضاً ص ۱۰۳، [3] ایضاً ج ۶ ص ۱۰۳

ہم اس عظیم قوم کے رہین منت ہیں یہ لوگ جنھوں نے سب کچھ فدا کر دیا اور اس کے بدلے میں کچھ بھی مطالبہ نہیں کیا۔ میں اس قوم کی عظمت و بزرگی کو نہیں بیان کر سکتا[1]

اسی طرح فرماتے ہیں:

"جہاد بہشت کے دروں میں سے ایک در ہے جو خداوند عالم نے اپنا دلیاء خاص کے لئے باز کیا ہے یہ روایت امیر المومنین علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے اور ان عظیم ترین فضیلتوں میں اس کا شمار ہوتا ہے جو مجاہدین کو دی گئی ہے ۔۔۔ یہ ایک الٰہی تمغہ ہے جو مجاہدین کے بازوؤں پر صاحبان اسرار غیب و ملکوت کی آنکھوں کے سامنے خورشید کی مانند چمک رہا ہے"[2]

(ج) ابتدائی کامیابیوں پر مغرور نہ ہونا

نیمہ شعبان ۱۴۰۱ھ یوم میلاد مسعود امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی مناسبت سے اپنے پیغام میں حضرت امام خمینی رضوان اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جس چیز کی مجھے فکر ہے وہ یہ کہ ہماری قوم کامیابی کے نشہ میں چور دیگر قوموں کی مانند غرور میں مبتلا نہ ہو اور اندر سے سستی اور پراگندگی سے دوچار نہ ہو"[3]

(د) دشمن کے پروپیگنڈوں میں نہ آنا

اسلامی انقلاب کے خلاف وسیع پیمانے پر مغربی پروپگنڈوں کی یلغار کے بارے میں امام خمینیؒ ملت ایران اور اسلامی انقلاب کے تمام طرفداروں کو خبردار کرتے تھے کہ وہ کہیں ان کے دشمنانہ پروپگنڈوں سے متاثر نہ ہو جائیں، حتیٰ آپ تاکید کے ساتھ فرماتے

---

[1] ۔ "سخنان امام" جلد ۶ صـ ۱۰۴، [2] ۔ ایضاً صـ ۱۰۵، [3] ۔ ایضاً صـ ۵۴

تھے: کہ آپ کی رحلت کے بعد بھی ملت ایران کو جو خدا پر اور اپنے آپ پر اعتماد رکھتی ہے، اسی روش کو باقی رکھنا چاہئے"[1]

(ھ) ایک مضبوط و مناسب ذریعہ ابلاغ کی ضرورت

امام خمینی فرماتے ہیں:

"یہ اسلامی تحریک جو ایران سے شروع ہوئی ہے اور جس کی موجیں پورے عالم تک پہنچ چکی ہیں اس کو ایک صحیح تبلیغی مشینری کی ضرورت ہے"[2]..

اسی طرح حضرت امام خمینی نے آیۃ اللہ جنتی کے نام اپنے خط میں سازمان تبلیغات اسلامی کی ذمہ داری ان کے سپرد کرتے ہوئے، پروپیگنڈے اور تبلیغات کے اہداف و مقاصد مشخص و معین کر دیئے ہیں۔

(و) وحدت کا تحفظ

اس موضوع کے تحت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں حضرت امام خمینی رضوان اللہ علیہ کے ارشادات و نظریات کی یاد دہانی کرتے ہوئے آپ کے ہی چند گراں بہا بیانات سے استفادہ کروں، آپ فرماتے ہیں:

"قومیتوں کی پارہ پارہ گویا وہ کھلونا ہے جس سے صرف بچوں کو فریب دیا جا سکتا ہے لیکن اسلام نے اس پہ (خطرے کا) لال نشان کھینچتے ہوئے خدا کے خوف اور تقوائے الہٰی کے ساتھ حقیقی معنیٰ میں سیاسی، مادی اور معنوی تقویے کو میزان و معیار قرار دیا ہے"[3]

---

[1] سخنان امام جلد ۱۰ صد ۸۵

[2] سخنان امام ج ۱۰ صد ۴۴۴ .. [3] ایضاً ج ۱۵ صد ۷

دوسری جگہ فرماتے ہیں :

"اغیار کے ناپاک ہاتھوں نے مسلمانوں کو ایک دوسرے سے دور کر دیا، مسلمانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کیا تاکہ خود بڑے پیمانوں پر فائدہ اٹھائیں اور ہمارے قومی و معنوی ذخیروں کو تباہ و برباد کر دیں"[1]

ایک اور موقع پر تاکید کے ساتھ اعلان فرماتے ہیں:

"اغیار کے ناپاک ہاتھوں نے مسلمانوں کے درمیان جدائی اور تفرقہ پیدا کر دیا تاکہ اس طرح وہ اپنے اہداف و مقاصد حاصل کر لیں اور ان کے قومی و معنوی ذخیروں کو غارت و تاراج کر دیں"[2]

حضرت امام خمینی طاب ثراہ شیعہ اور سنّی اتحاد کے بارہ میں بھی فرماتے ہیں :

"ہم شیعہ برادران اہلسنّت کے ساتھ ایک ناقابل جدائی اتحاد رکھتے ہیں ۔۔۔ ہم لوگ بھائی بھائی ہیں اور جو بھی ہمارے درمیان تفرقہ پیدا کرتا ہے یا جاہل ہے یا خود غرض"[3]

(ز) اسلام کے ساتھ مطابقت کی سعی مسلسل

اس میں کوئی شک نہیں کہ نفسانی خواہشات اور شدت و انتہا پسندی سے دور رہتے ہوئے تمام پہلوؤں سے اسلام اور اسلامی قوانین کی پابندی و مطابقت اسلامی تحریک کی بقاء و استحکام کی ضمانت اور اس کے ارکان کے نفاذ و اجراء اور مقاصد و آرزو کی تکمیل کا ذریعہ ہے ۔

امام خمینی فرماتے ہیں :

"میں اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ اسلامی تعلیمات کی پابندی ضروری ہے اور اس بات سے قطعی راضی نہیں ہوں کہ اسلامی قوانین و معیار کے خلاف عوام کی ایک مٹھی

---

[1] ۔ سخنان امام ج ۱۰ ص ۴۱ ، [2] ایضاً ج ۱۰ ص ۱۵۲ ، [3] ایضاً ج ۵ ص ۱۳

زمین بھی غصب ہو، ایک ریال بھی حق کے بغیر ان سے وصول کیا جائے، یا کوئی اسلامی تعلیمات کے خلاف عدالت میں کھینچا جائے یا کسی غیر مستحق شخص کو چوٹ لگائی جائے جو لوگ ایسا کام کریں گے میں ان سے بری ہوں اور خدا بھی ان سے بری ہے،،[1]

نیز فرماتے ہیں :

ہماری حکومت اسلامی ہونا چاہیئے (ایسی) کہ اب کوئی ظلم اور کسی طرح کی گھٹن اس میں نہ پائی جائے،،[2]

(ح) تزکیۂ نفس اور اسلام کے تربیتی پروگراموں کا سلسلہ باقی رہنا

امام خمینی قدس سرہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں :

خود ہم بھی بڑی مشکل ذمہ داریوں کے حامل ہیں ہم پر لازم ہے کہ خود کو روحانیت و معنویت اور طرز زندگی کے اعتبار سے اور زیادہ کامل کریں، پہلے سے زیادہ خود کو پارسا بنائیں۔ مال دنیا کی جانب سے رخ موڑلیں، آپ حضرات کو الٰہی امانت کی حفاظت کے لیے خود کو آمادہ کرنا چاہیئے، امین بنئے اور دنیا کو اپنی نظر میں گرا دیجئے، یقیناً آپ حضرت امیرؑ کی مانند نہیں ہو سکتے کہ جو فرماتے تھے میری نظر میں دنیا بکری کے ناک کی رطوبت کے مانند ہے لیکن مال دنیا (کی ہوس) سے بچئے، اپنے نفوس کا تزکیہ کیجئے، حق تعالےٰ سے وابستگی اختیار کیجئے، متقی رہئے،... خدا کے سپاہی بنئے تاکہ اسلام کو پہچنوا سکے اور اسلامی حکومت کو پہچنوا سکے،،[3]

اسی طرح حضرت امام خمینی رحمت اللہ علیہ یونیورسٹیوں کے اساتذہ سے خطاب کرتے ہوئے (۱۹۷۹ء) فرماتے ہیں :

اسلام کی تربیتیں الٰہی تربیتیں ہیں، جیساکہ اسلام کی حکومت الٰہی حکومت ہے

۱۔ صحیفۂ امام، ج ۶ ص ۴۶۲ ، ۲۔ ایضاً ج ۱۰ ص ۴۰۱ ، ۳۔ ایضاً ج ۱۰ ص ۳۳۴

"کشور کشائی" سے اسلام کی مراد یہ ہے کہ انسان کی تربیت کرے، اسلامی حکومت چاہتی ہے اللہ کی حکومت دنیا میں قائم ہو"[1]

آپ تاکید کے ساتھ فرماتے تھے:

اگر نظام میں انقلاب اور تبدیلی آئے اور افراد میں انقلاب پیدا نہ ہو تو کوئی فائدہ نہیں"[2]

(ط) ذمہ داری کا احساس

بیداری کی تحریک اور اسلامی انقلاب کو بقاء و دوام بخشنے والے اسباب و عوامل میں ایک اہم چیز ذمہ داری کا احساس بھی ہے چنانچہ اگر یہ احساس عوام میں رواج پا جائے اور لوگ واقعاً درک کرنے لگیں کہ وہ خود ایک ہدف و آرزو کے حامل ہیں تو ہر طرح کی کجی اور انحراف کا مقابلہ کرتے ہوئے مکمل ذمہ داری اپنے کاندھوں پر لینے کو تیار ہو جائیں گے اس سلسلہ میں امام خمینی رضوان اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اگر میں (بھی بالفرض) راہ راست سے منحرف ہو جاؤں تو قوم کا فرض ہے وہ مجھ سے کہے کہ تم منحرف ہو گئے ہو تمھیں پلٹ آنا اور اپنی اصل راہ پر باقی رہنا چاہئے تمام عوام کا فرض ہے وہ اس مسئلہ پر توجہ دیں، آپ کو بہت زیادہ خبردار رہنا چاہئے کہ کہیں میں کوئی بات اسلامی قوانین و مقررات کے خلاف تو نہیں کہہ رہا ہوں اس صورت میں آپ کا فرض ہے اعتراض کیجیے لکھیے اور کہیے"[3]

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:

"میں نے اگر دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا انقلاب اور ملت کی روش کے خلاف کسی راہ پر قدم بڑھایا تو (گویا) اس وقت آزادی کی یہ امانت جو خداوند عالم نے مجھ کو دی ہے اس کے ساتھ) میں نے خیانت کی ہے"[4]

۱۔ سخنان امام ج ۱۰ ص ۱۰۱۔ ۲۔ ایضاً ص ۱۰۱، ۳۔ ایضاً ج ۶ ص ۵۷۶، ۴۔ ایضاً

آپ مزید فرماتے ہیں :

"اگر میں نے ایک قدم بھی غلط اٹھایا اور آپ نے اعتراض نہ کیا اور میرے مقابل آواز بلند نہ کی کہ : تم منحرف ہو گئے ہو تو آپ خود ذمہ دار ہیں آپ کو اعتراض کرنا اور منع کرنا چاہیئے"[1]

(ی) اسلامی مناسبتوں کی بہتر انداز میں یادیں منانا

جیسا کہ ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں کہ یہ (اسلامی تاریخ کی) مناسبتیں اسلامی بیداری کے لیئے زمین فراہم کرنے میں بڑا ہی مؤثر کردار ادا کرتی ہیں اور بلا شبہ ان مراسم اور یادگاروں کا بہتر انداز میں منایا جانا مطلوبہ مقاصد کے حصول تک بیداری کی تحریک کو جاری و باقی رکھنے میں ضرور اثر انداز ہوگا۔ امام خمینی رضوان اللہ علیہ ہر موقع سے فائدہ اٹھاتے تھے کہ اس حقیقت کی طرف متوجہ کرتے رہیں چنانچہ ہم نے گزشتہ صفحات میں آپ کے اس طرح کے بیانات نقل کیئے ہیں۔

(ک) اسلامی نظریات کی مسلسل ترویج و اشاعت

امام خمینی نے خود بھی اس طرح کے اقدامات کئے ہیں اور اپنے مفکر شاگردوں، عقیدتمندوں اور علمی شخصیتوں کو بھی کہ جنھوں نے ان سے شرف تلمذ حاصل کیا ہے اس کام کا حکم دیا کرتے تھے۔

(ل) اپنے تقدیر ساز مقاصد سے متعلق ملت کے جذبات کو ابھارنا

حضرت امام خمینی طاب ثراہ ہمیشہ اس بات کی کوشش کرتے تھے کہ تقدیر ساز مسائل

---

[1] - سخنان امام جلد ۶ صـ ۱۶۱

اور مشکلات کے بارے میں قوم وملت کے احساسات کو اور زیادہ گہرا بنایا جائے ہماری امت کے مسائل میں سرفہرست دو مسئلے آتے ہیں فلسطین اور افغانستان۔ امام خمینی ان دونوں مسائل کا واحد حل اسلامی چوہدری میں واپس آنے قوم کے اسلامی جذبہ کو ابھارنے اور دیگر تمام راہوں کی طرف سے منہ موڑ لینے کو سمجھتے تھے کیونکہ دوسری تمام راہیں مسلمانوں کو اصل سے منحرف کرکے ان کی تمام کوششوں پر پانی پھیر دینے کے مترادف ہے۔

امام خمینی اپنی انقلابی جد وجہد کی آخری چند دہائیوں کے دوران عالمی صیہونیت کے خلاف سخت حملے اور ان کے گندے اہداف ومقاصد کو برملا کیا کرتے تھے، امام خمینی رہ۔ شاہ ایران کے ان تمام منصوبوں کی جو وہ صیہونیت کی حمایت میں بروئے عمل لایا کرتا تھا زبردست مخالفت کرتے تھے اور وہ تمام عناصر کہ جنھوں نے اپنے امور کی باگ ڈور کافر استعماروں کے ہاتھ میں تھما رکھی تھی اور صیہونی منصوبوں کے ساتھ خود کو ہم آہنگ بنالیا تھا اور قدم بہ قدم اسی کی پیروی میں پیچھے ہٹتے جارہے تھے اور اپنے امتیازات سے دست بردار ہوتے جارہے تھے ان سب پر حملے کرتے تھے، امام خمینی صیہونیت کے خلاف اتحاد ووابستگی کی دعوت دیتے تھے اور آپ نے اعلان کر رکھا تھا کہ اسلامی انقلاب اس فکر کا زبردست دشمن تھا اور رہے گا آپ نے اعلان کردیا تھا کہ "اسرائیل ایک کینسر کی گلٹی ہے اور اسے نکال پھینکنا چاہئے" اس نعرے نے اسرائیل کو لرزے میں مبتلا کردیا اور اس نحس وجود کی تثبیت کے سلسلہ میں امریکہ کا خواب بکھر کر رہ گیا تعجب خیز نکتہ یہ ہے کہ آج سرکاری سطح پر اسرائیل کے خاتمہ کی بات کہیں سننے میں نہیں آتی یہ صرف جمہوری اسلامی اور اس کے مومن ومخلص ملک کے وفادار عوام ہیں جو اپنے اس مطالبہ پر بعینہ قائم ہے۔

اسی بنیاد پر، وہ تمام باخبر وباہوش افراد جو بیداری کی تحریک کو باقی رکھنے میں کوشاں ہیں اس حقیقت پر زور دیتے ہیں اور پوری طاقت کے ساتھ "کیمپ ڈیوڈ" کی خائنانہ سازش یا جو کچھ میڈرڈ اور یورپ کے دیگر پایۂ تخت میں ہورہا ہے اس کی مخالفت کا اعلان کرتے رہتے ہیں ہم اس ضمن میں امام خمینی کے زریں ارشادات کے متن پیش نہیں کر رہے ہیں جو حضرات خواہش مند ہوں وہ کتاب "جستجوئے راہ از کلام امام" کی ۱۹ ویں جلد

کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔[1]

دوسرا قومی مسئلہ جس پر امام خمینی بہت زیادہ زور دیا کرتے تھے افغانستان کا مسئلہ تھا اور آپ اس کو اسلامی تحریک کے لئے بیداری کا نقطۂ آغاز اور قوتِ ایمان کی علامت خیال کرتے تھے۔ امام خمینی رضوان اللہ علیہ نے ۱۹۷۹ء میں فرمایا تھا:

"ہم نے دیکھ لیا کہ افغانستان میں روس کی فوجی مداخلت، جہاں ایک کمزور لیکن بیدار و زندہ قوم نے ایمان کی قوت سے مقابلہ کیا۔ اس کے باوجود کہ افغانستان کی حکومت، افغانستان کی غاصب حکومت روس کے ساتھ اور کچھ بائیں بازو کی جماعتیں بھی سب ملے ہوئے ہیں پھر بھی افغانستان کے بہادر جوان ان کے مقابل ڈٹ گئے اور آج کافی مدت ہو چکی ہے کہ روس کے لئے مشکلیں پیدا کر دی ہیں اس طور پر کہ ہم کو کہنا چاہئے کہ (انھوں نے) روس کو شکست دے دی ہے"[2]

ان افغانی چھاپہ ماروں کی اہمیت یہ ہے کہ انھوں نے ان بڑے بتوں کو شکست دے دی ہے جن کے بارہ میں لوگ کہتے تھے کہ وہ ناقابلِ شکست ہیں"[3]

(۴)۔ جھوٹے اور کھوکھلے دینداروں، زاہد نماؤں، اور مقدس مآبوں کے تحریف شدہ اسلامی معیاروں اور پرفریب نمونوں سے ہوشیار رہنا ـــ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

"اسلامی معاشرہ، آج کل جھوٹے تقدس کا لبادہ اوڑھے ہوئے سطحی فکر رکھنے والے گروہوں سے دوچار ہے یہ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کی راہ میں روڑے اٹکائیں اور اسلام کے نام پر اسلام کو ضرب لگائیں"[4]

یہ مسئلہ خطرناک ہے اور اس کا مقابلہ کرنا ضروری ہے کیونکہ مندرجہ ذیل قسم کے افکار و نظریات ان ہی سرچشموں سے پھوٹتے ہیں:ـــ

۱۔ البتہ اس جلد میں صرف ۱۹۷۸ء سے ۱۹۸۱ء تک کے بیانات درج ہیں جبکہ آپ کے ارشادات حوادث کے مطابق بعد میں بھی سامنے آتے رہے ہیں ۲۔ سخنان امام خمینی ج ۱۵ ص ۹۵ ـ ۳۔ ایضاً ـ ۴۔ ایضاً ج ۱۵ ص ۱۷۶

- اسلام محض اخلاقی اصول اور تعلیمات کا ایک مجموعہ ہے !
- اسلام میں حکومت جیسی چیز نہیں پائی جاتی !
- ہمیں صبر سے کام لینا چاہیئے تاکہ امام زمانہ عجّ ظہور فرمائیں !
- دین اور سیاست کو الگ الگ رکھنا چاہیئے !
- اسلام، دوسرے تمام نظاموں کے ساتھ سازگار ہے !
- اسلام کے احکام شخصی ہیں اجتماعی احکام خود عوام کے حوالے کر دیئے گئے ہیں !
- اسلام میں کسی طرح کے تغیر اور انقلاب کے جذبات نہیں پائے جاتے !
- کسی طرح کی اسلامی بیداری نہیں پائی جاتی !
- کوئی حرج نہیں اگر کافر دشمنوں کو حکام کے تاج و تخت کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کے گھروں اور کاشانوں میں گھسنے کی اجازت دے دی جائے !

اور اسی قسم کی بہت سی بکواسیں کہ جن کے بارے میں خود کو دردسر میں مبتلا کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اتنا یاد رکھنا چاہیئے کہ کہیں یہ چیزیں مسلمانوں کے ذہن میں منفی اثر پیدا نہ کریں ۔

کچھ ضروری باتیں

اس منزل میں امام خمینی کے ارشادات سے کچھ ضروری باتیں یاد دلانا فریضہ سمجھتا ہوں وہ یہ کہ ہر انقلاب اور بیداری کی لہر اپنے ساتھ کچھ مضر باتیں بھی لے کر آتی ہیں جن کی طرف سے ذمہ داروں کو خبردار رہنا چاہیئے ۔

پہلی بات : بیداری اور شدت پسندی

انقلاب کے بعد بہت ممکن ہے کہ بعض افراد جہاد و پیکار کی اہمیت میں زیادہ شدت پسندی سے کام لیں اور جنگ و جہاد میں مشغولیت کے بہانے کسی اور طرح کی تعمیری گفتگو میں شرکت سے احتراز برتیں اور کلی طور پر صرف جہاد کے اصول پر تکیہ کرتے ہوئے

دیگر تمام اصولوں کی طرف سے چشم پوشی یا فراموشی اختیار کر لیں یاد رہے کہ ایک علمی و فکری نظام متعدد اصول و قوانین سے مل کر تشکیل پاتا ہے اور محض باہمی ترکیب ہم آہنگی و ہم سوئی کے ذریعہ کسی نتیجہ تک پہنچا جا سکتا ہے، ایک وقت ہم ایران میں بھی ایسے نادان افراد کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئے ہیں کہ جن کا خیال تھا "اسلام صرف جہاد میں منحصر ہے"، یہ لوگ اس حد تک منحرف ہو چکے تھے کہ خود اسلام کو بھی رد کرنے لگے تھے۔ اور بائیں بازو کے الحادی نظاموں کی طرف راغب ہو گئے تھے۔

حضرت امام خمینی کی اس امر کی طرف توجہ تھی انھوں نے بہت سے مواقع پر ہوشیار کرتے ہوئے اس کی وضاحت بھی کی ہے۔

انقلابی جہاد و پیکار کا ایک اور عارضہ یہ بھی ہے کہ لوگ "جدت" اور "نئے پن" کی فکر میں افراط کی حد تک پہنچ جاتے ہیں حتیٰ وہ محکم و استوار اصول و قوانین جو قدیم مفکرین اور دانشوروں نے طے کئے ہیں رد کر دیتے ہیں، اس عارضہ کی شدت کے نتیجہ میں بعض لوگ تصور کرتے ہیں کہ جدید بیداری کے نام پر بزرگوں کی تمام میراثوں سے جدا ہو جائیں۔

یہی وہ بنیاد ہے جس کے تحت ہم دیکھتے ہیں کہ رہبر انقلاب حضرت امام خمینی رضوان اللہ علیہ نے "فقہ سنتی" اور حوزوں میں رائج قدیم علمی و اجتہادی روش پر باقی رہنے کی بار بار تاکید کی ہے اور استنباط کے طریقوں میں جدت نوازی سے منع کیا ہے اگرچہ اس کے باوجود امام خمینی نے اجتہاد میں زمان و مکان کے کردار اور منافع مسلمین پر نظر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

لیکن اگر بیداری کی لہر کے دوران ایک آگاہ و باخبر شخص کی رہبری حاصل ہو اور وہ مسئلہ کے تمام پہلوؤں کو اسلامی ہدف و مقصد کے عنوان سے پیش نظر رکھے تو یقیناً شدت پسندی یا انحراف سے دوچار نہیں ہو سکتا۔

البتہ، ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آج اسلامی بیداری کو بہت سے لوگ شدت پسندی کے عنوان سے متہم کر رہے ہیں لیکن اس طرح کے اکثر الزامات کا سرچشمہ

۱۔ سخنان امام خمینیؒ ج ۱۵ ص ۱۷۶۔

گلہ و شکوہ، کوتاہی و آرام پسندی یا پھر اس بیداری کو کچلنے کی خبیثانہ سازشیں، فکری جمود میں گرفتاری، ظالم و فاسد حکام کے ہوا و ہوس کا شکار ہو جانا، اور بہت سے دوسرے عوارض و امراض ہیں کہ جن سے بعض افراد دوچار ہو جاتے ہیں۔

دوسری بات: بیداری اور تہمتیں

جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے، سربراہان کفر نے ہر عصر اور ہر زمانے میں جب بھی محسوس کیا کہ اسلام اگر عوام کی زندگی میں داخل ہو گیا اور ان کو بیدار کر دیا تو ان کے نظام اور آئندہ کے تمام منافع اور منصوبے سب کچھ خاک کا ڈھیر ہو جائیں گے ان کے کانوں میں اسلام کی جانب سے خطرے کی گھنٹی بجنے لگی ہے، اور ہم نے عرض کیا کہ بیداری کا باقی رکھنا خود بیداری سے زیادہ دشوار مرحلہ ہے کیونکہ ممکن ہے شک و شبہات پیدا ہو گئے ہوں، اسی بنیاد پر ہم نے ملت ایران کی بیداری کے بارے میں عالم استکبار کی طرف سے لگائی جانے والی تہمتوں کا مشاہدہ کیا ہے، کس کس لقب سے نہیں نوازا گیا۔

کبھی تقلیدی و سنتی جماعت، کبھی ارتجاعی گروہ کبھی اجتماعی اصولوں کو رد کرنے والے افراد، کبھی خودکشی کی طالب قوم، اور کبھی اسلامی تشدد پسندی کی نسبت ان کی طرف دی گئی۔

یہ تہمتیں اور افترا پردازیاں جو صدر اسلام میں اس عظیم بیداری کی لہر کو متوقف کر سکتی ہیں یقیناً اس زمانہ میں بھی اثر پذیر ہو سکتی ہیں۔ لیکن اگر عوام میدان عمل میں ہر وقت موجود رہیں اور آگاہ و باخبر علماء و دانشور حقائق نشر کرتے رہیں تو بلا شبہ بڑے شیطان اور چھوٹے شیطانوں کے تمام منصوبے خداوند عالم کی مشیت سے ناکام ہو کر رہ جائیں گے۔

اور جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے امام خمینی نے ہمیشہ استعماری پروپیگنڈوں کے دلدل میں پھنسنے، دھوکا کھانے سے عبرت اور بے بنیاد تہمتوں پر کان دھرنے کی تاکید کی ہے۔

تیسری بات: اسلامی بیداری اور اس کو مہار کرنا

اسلامی بیداری اور پھر اس کو اپنے کنٹرول میں لے کر اس کی تحریف و انحراف ان خطرناک ترین اقدامات

میں سے ہے جن سے اسلام — اپنی طویل تاریخ کے دوران — برابر روبرو رہا ہے اور یہی بات اسلامی بیداری کے عروج وارتقاء کی راہ میں خطرناک ترین مسئلہ کہی جا سکتی ہے موجودہ بیداری اسلام کی پابندی و مطابقت، تمام امور زندگی میں اس کے عمل دخل اور رواج اور عالمی پیمانے پر اس کے وجود و تعارف کے سلسلہ میں عوام کے اندر پائی جانے والی تشنگی اور لگن کا نتیجہ ہے۔ اس اصول کا رواج پانا تمام تحریف شدہ اصولوں کو کنارے لگا دے گا، اور زندگی میں دخیل استبداد و خود رائی پر مبنی تمام اصول دستور خاک میں مل جائیں گے، جب استعمار نے سمجھ لیا کہ اس طوفانی موج کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا تو اس کو کنٹرول کرنے کے منصوبے بنائے، کوشش کی کہ طرح طرح کے اقداموں، پیش کشوں، نمائشوں اور خوش نما نعروں کے ذریعہ عوام کے اندر اسلامی بیداری کے تئیں پائے جانے والے شوق و ولولے اور جذبات و علائق پر تحریفی بند باندھ دے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اسلامی بساط پر، اسلام کے ہی نام سے بہت سے "نظام" لا کر بچھائے گئے، بہت سے عقل کے پیدل استعماری مہرے تدین اور اسلام خواہی کا مظاہرہ کر کے مسلمانوں کو فریب دینے کی کوشش کرنے لگے۔ اس کے بعد بڑی بڑی خرچیلی کانفرنسیں پراگندہ انداز میں اسلام کے نام پر برپا ہوئیں بین الاقوامی اسلامی انجمنیں اور ادارے قائم کئے گئے۔ یہ امور مختلف پہلوؤں کے حامل تھے، یہاں تک کہ جب ایک مرد مسلمان نے دیکھا کہ اس قدر وسیع پیمانے پر اسلام کے لئے کام کر رہے ہیں مبہوت رہ گیا، پے در پے فیصلے اور قرار دادیں بھی صادر ہوئیں کہ جن سے بظاہر ایسا لگتا تھا کہ سب مسلمانوں کی آرزوؤں اور خواہشوں کے بالکل ہم آہنگ و ہم آواز ہیں؛ حتیٰ چند ایسے ادارے اور انجمنیں بھی وجود میں آئیں جو دنیا میں اسلام کی توسیع واشاعت کے لئے کام کرنے کی دعویدار تھیں اس طرح ہم مختلف نظاموں کی اسلام کی جانب واپسی کا مشاہدہ کر رہے تھے اور شب و روز ان ہی کی باتیں ہو رہی تھیں۔

بیوقوف و خبیث عالم استکبار خیال کرتا تھا کہ اس طرح مسلمان عوام کو فریب دے کر ان کے اسلامی جذبے اور اشتیاق کو خاموش کیا جا سکتا ہے، بعض کم ظرف

افراد اور گروہوں کے کھلواڑ اور مسخرہ بازی کے رجحان نے بھی استکبار کے ان کھوکھلے تصورات کو تقویت پہنچائی۔

لیکن

باوجود اس کے کہ مسلمان عوام دشمنان اسلام کی روز بروز اپنے موقف کی طرف بازگشت، قومی دولت و ثروت کی غارتگری اور ان کے دشمنوں کی تقویت مشاہدہ کر رہے تھے اور دیکھ رہے تھے کہ کس طرح ان کی دولت و ثروت کو لہو و لعب اور اخلاقی تباہی و بربادی کا وسیلہ بنایا جا رہا ہے۔ شرم و حیا اور اسلامی حجاب کا خاتمہ کیا جا رہا ہے یہ لوگ روزانہ اہل اسلام کو نیا خواب دکھا کر اسلام کے خلاف سازشوں کا جال وسیع سے وسیع تر کر رہے ہیں طبقاتی فاصلے بڑھ رہے ہیں ایک جگہ مسلمانوں پر حملہ کر کے تباہ و غارت اور منزل شہادت پر فائز کرتے ہیں اور دوسری جگہ رنگ رلیوں کے ڈانسنگ پروگرام منعقد ہوتے ہیں ایک جگہ لوگ بھوک اور افلاس سے مر رہے ہیں اور دوسری جگہ شکم سیری کے ساتھ شراب کے مٹکے لڑھکائے جا رہے ہیں اور (حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق: کبھی کوئی غریب بھوکا نہیں رہتا مگر یہ کہ ثروت مند افراد اس کا حق کھا کر سیر ہوں) ان تمام حالات کے بعد بھی "حقیقت"، اپنی جگہ پاک و صاف من و عن برقرار رہی۔

ہم ان لوگوں سے جو بیداری کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں کہہ دینا چاہتے ہیں کہ خداوند متعال اب ارادہ کر چکا ہے کہ حالات منقلب ہوں اور اسلامی حاکمیت کی تحریک شروع ہو چکی ہے اور ہرگز دشمنان اسلام کی سازشیں، تہمتیں، اور اس کو اپنے قبضے اور کنٹرول میں لینے کی کوشش اس مقدس اسلامی تحریک کو متوقف نہیں کر سکیں گی۔

ہم اسلام کی گرویدہ بیدار و آگاہ قوم سے بھی کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ: ہم کو ہمیشہ مطمئن رہنا چاہئے کہ خداوند عالم کی مدد ہمارے شامل حال ہے لہٰذا اگر ہم خود اپنے آپ کو الٰہی فیض و کرم کے لائق بناتے رہیں گے۔ تو وہ اپنی جانب سے فیاضی میں کمی نہیں کرے گا۔ مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس راہ میں دشمنوں کی جانب سے رکاوٹیں

یا چوٹ پہنچایا جانا فطری سی بات ہے، اگر ہم ان سے مقابلے کا طریقہ جانتے ہوں تو ممکن ہے یہ حصول اقتدار کا سرچشمہ قرار پائے، لیکن جہاں تک رنج و درد اور مصیبت و آلام کا سوال ہے ہم اس صفت میں دشمن کے ساتھ شریک ہیں لیکن خدا کی عظیم ذات سے ہماری امیدیں وابستہ ہیں اسی جہت سے ہم کو دشمن پر برتری حاصل ہے اور وہی ہم کو کامیابی تک پہنچاتی ہے خداوندعالم سورۂ نساء میں فرماتا ہے :۔

"ان تکونوا تألمون فانھم یألمون کما تألمون و ترجون من اللہ مالا یرجون "

"یعنی اگر تم درد میں مبتلا ہو تو وہ لوگ بھی درد سے دوچار ہیں لیکن تم لوگ خداوندعالم سے امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے "

آخر میں یہ اعتراف ضروری سمجھتا ہوں کچھ اہم بحثیں تھیں جن کا وقت کی کمی کے باعث اس مقالہ میں ذکر نہ کر سکا منجملہ ان کے ان لوگوں سے متعلق بحث ہے کہ جو اسلامی بیداری کی ترقی میں بہت بڑی رکاوٹ بنے ہوئے ہیں یہ عالمی استکبار صیہونیت اور ان کے کھلے ہوئے ایجنٹوں سے الگ، علاقہ کی ارتجاعی حکومتیں اور سرکاری مولوی اور واعظین وغیرہ جن کے بارے میں ہم صفحات کی محدودیت کے باعث تفصیلی بحث نہ کر سکے۔

خداوندعالم سے توفیق کے طالب ہیں کہ ہم سب پرچم اسلام کو جتنا بھی ممکن ہے بلند کریں اپنے حال و آئندہ سے باخبر رہیں اور گزشتہ کو پیش نظر رکھ کے اس کے مطابق عمل کریں اور اسلام کے اعلیٰ اہداف و مقاصد اور امام خمینی قدس اللہ نفسہ الزکیہ کی راہ کو آگے بڑھانے میں کسی طرح کی کوشش اور ایثار نیز لاکھوں انسانوں کو بیدار و آگاہ بنانے کی راہ میں ہرگز دریغ سے کام نہ لیں ۔

بے شک خداوندعالم سمیع و مجیب ہے۔